هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:۔ نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۳؍ نومبر ۱۹۹۸ء شمارہ ۴۶

۲۴؍ رجب ۱۴۱۹ ہجری ☆ ۱۳؍ نبوت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے

نماز ایسے ادا نہ کرو جیسے مُرغی دانے کے لئے ٹھونگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعائیں بہت کیا کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعائیں کرو تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیۂ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے۔ چاہئے کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان سب کے ساتھ دل بھی ویسے ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے۔ اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسے ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے جب یہ حالت ہو گی تو گناہ دُور ہونے شروع ہو جاویں گے۔ معرفت بھی ایک شئے ہے کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار، سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا۔ ایسے جب تم کو معرفت ہو گی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین بڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھے گا اور نماز خود دعا ہے۔ نماز کو جس قدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گناہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی۔ جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہئے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی۔ "ہونا چاہئے" اور شئے ہے اور "ہے" اور شئے ہے۔ اس "ہے" کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے "ہے" کے علم کو نہیں پا سکتے۔ اسی لئے ہے کہ خدارا بخدا تواں شناخت۔ لاَ تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ خود جو ذریعے (اس) نے بتلائے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحہ :٦) جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے"۔ (ملفوظات جلد سوم، طبع جدید، صفحہ ۵۸۹، ۵۹۰)

حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ کامیاب ہو گئے وہ مومن جن کے گھر حضرت محمدؐ رسول اللہ کی اطاعت میں جنت بن گئے

جن سے اللہ کی حیا اٹھ جائے ان سے دنیا کی حیا اٹھتی چلی جاتی ہے

مسجد مبارک دی ہیگ کی توسیع اور فرانس کے تبلیغی مرکز کے بطور مسجد افتتاح کا تذکرہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۰؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

لندن (۳۰؍ اکتوبر): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ آج بھی خطبہ میں گزشتہ جمعہ والا مضمون ہی جاری رہے گا جس کا تعلق حیا سے ہے۔ لیکن اس سے پہلے حضور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک دی ہیگ (ہالینڈ) کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پہلی مسجد ہے جو لجنہ اماء اللہ کی قربانیوں سے تعمیر ہوئی۔ ۲۰؍ مئی ۱۹۵۵ء کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے اس کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور اسی سال ۸؍ دسمبر کو اس کی تعمیر مکمل ہونے پر افتتاح بھی حضرت چوہدری صاحب نے ہی فرمایا۔ یہ مسجد چھوٹی سی تھی مگر بہت خوبصورت ۔ ۱۹۸۷ء میں شر پسندوں نے اس کو آگ لگا دی لیکن ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ حضور نے فرمایا کہ اُن دنوں دنیا بھر میں مختلف جگہوں پر ایسی کارروائیاں ہوئیں کہ جن دنوں میں احباب جماعت جلسہ میں شرکت کی وجہ سے آئے ہوتے تھے بعض شر پسندوں نے احمدیہ مساجد اور تبلیغی مراکز کو آگ لگانے کی وارداتیں کیں۔

حضور نے فرمایا کہ جب اس مسجد کو آگ لگائی گئی تو زیادہ سے زیادہ ۵۰ آدمی وہاں نماز پڑھ سکتے تھے۔ اس وقت حضور نے انہیں فرمایا کہ اللہ آپ کو اس سے دس گنا زیادہ بڑی مسجد بنانے کی توفیق بخشے گا۔ اب جو مسجد کی

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۲۴؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ بچوں کی آج صبح ہی ریکارڈ کی گئی کلاس کا پروگرام نشر کیا گیا۔ تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ تلاوت جس بچی نے کی ہے بہت اچھی کی ہے اور کلاس کے انچارج صاحب سے فرمایا کہ لڑکوں کو کیوں تلاوت کے لئے تیار نہیں کیا جاتا۔ انہیں بھی تیار کریں۔ آج کے پروگرام میں ۳ تقاریر کی گئیں جن کے عنوان یہ تھے۔ (۱) حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ کا توکل علی اللہ۔ (۲) آنحضرت ﷺ کا خدا پر توکل۔ (۳) توکل علی اللہ کا مطلب۔ ان تقاریر کے علاوہ بعض نظمیں بھی خوش الحانی سے پڑھی گئیں۔

اتوار، ۲۵؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ انگریزی بولنے اور سمجھنے والوں کے ساتھ ۱۳؍ اکتوبر ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ اور براڈ کاسٹ کی گئی ملاقات کا پروگرام دوبارہ نشر کیا گیا۔

سوموار، ۲۶؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۷۳، جو ۸؍ اگست ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈ کاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۲۷؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۸۲ جو سورۃ المجادلہ کی آیت نمبر ۱۲ سے شروع ہوئی ریکارڈ اور براڈ کاسٹ کی گئی۔ اس میں ذکر ہے کہ اے مومنو! جب تمہیں مجالس میں کھل کر بیٹھنے کے لئے کہا جائے تو کھل کر بیٹھا کرو۔ حالانکہ موقعہ کھلا ہو کر بیٹھنے کا نہیں بلکہ سمٹ کر بیٹھنے کا ہے اور مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے لئے جگہ بناؤ۔ یہ لطیف انداز بیان ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت کا کمال ہے کہ سمٹ کر بیٹھنے کے نتیجے میں دوسروں کے لئے جگہ بنانے کی وجہ سے خدا تعالیٰ تمہیں کشادگی عطا فرمائے گا۔ اور اسی طرح قرآن میں ارشاد ہے کہ جب تمہیں اٹھنے کے لئے کہا جائے تو اٹھ جایا کرو۔

ذاتی مشورہ سے قبل صدقہ دینے کی قرآنی ہدایت کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا کہ صدقہ دینے سے دل میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ایک بزرگ جو اب فوت ہو چکے ہیں کہا کرتے تھے کہ جب بھی مشورہ کے لئے آیا کرو تو ہدیہ لایا کرو تا کہ میرے دل میں دعا کے لئے جوش پیدا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بھی ناجائز نہیں۔ بعض اولیاء اللہ کے تذکروں میں یہ بات ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا انکار نہیں فرمایا۔ ذاتی طور پر ان بزرگ کا یہ کہنا نیک نیتی پر مبنی ہوتا تھا، حرص کی وجہ سے نہیں۔

اس کے بعد سورۃ الحشر کا آغاز ہوا۔ سورۃ المجادلہ کے آخری لفظ المفلحون سے سورۃ الحشر میں آیت كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِي مضمون، متعلق ہے۔ جب بھی دنیا میں حشر برپا ہو گا تم اسی وعدے کو پورا ہوتے دیکھو گے اور آخری حشر میں تو خاص طور پر پورا ہوتے دیکھو گے۔ سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۵ پر کلاس ختم ہوئی۔

بدھ، ۲۸؍ اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۸۳ سورۃ الحشر کی آیت نمبر ۵ سے شروع ہوئی۔ اور نمبر ۵ میں شَاقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ کے معانی کے سلسلے میں حضور انور نے فرمایا کہ لفظ شاق شدید مخالفت جو دو طرفہ ہو اس کے لئے

استعمال کیا جاتا ہے یعنی جب وہ اللہ کی مخالفت کرتے ہیں تو اللہ بھی سخت پکڑ والا ہے آیت نمبر ۷ میں رسول اللہ کو اس مال غنیمت کے عطا فرمانے کا ذکر ہے جو انہیں خدا کی تقدیر کے تابع اور بغیر کسی محنت اور بغیر گھوڑے، اونٹ دوڑانے کے دیا گیا اور اس میں مسلمانوں کو حصہ دار بنانے کا ذکر کیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۱۱ میں ان لوگوں کے لئے دعائے مغفرت سکھائی گئی ہے جو ایمان میں سبقت لے گئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ دعا صرف اس زمانے کے مومنوں پر اطلاق نہیں پاتی بلکہ بعد میں آنے والوں پر بھی صادق آتی ہے۔ آیت نمبر ۱۵ کے حوالہ سے حضور نے بتایا کہ آج بھی احمدیت کے مخالفوں پر اس کا مضمون اطلاق پاتا ہے۔ بظاہر وہ سب ہماری مخالفت میں اکٹھے ہیں لیکن آپس میں ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ آپس میں اتنا لڑتے ہیں کہ لگتا ہے کوئی زندہ ہی نہیں رہے گا۔ قرآن مجید کی یہ آیت حیرت ناک طریق سے اس زمانے کا حال بیان کرتی ہے۔ ہم جب اکٹھے ہوتے ہیں تو دل ملے ہوئے ہیں خواہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں۔

آیت نمبر ۱۹ وہ آیت ہے جو نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے۔ غدٍ میں اس دنیا کا کل اور اگلی دنیا کا کل بھی شامل ہے۔ اگر اعمال سچے اور اخلاص والے ہوں تو اولاد انہیں اختیار کر لیتی ہے۔ اگر وہ منافقانہ ہوں تو اولاد پر بھی ویسا ہی اثر ڈالتے ہیں۔ ماں باپ سچ کی تلقین کرتے ہیں اور سچ پر ایمان بھی رکھتے ہیں لیکن خود جھوٹ بولتے ہیں۔ یہ تضاد بگڑے ہوئے لوگوں کا ہے جو فطرت سے ہٹ چکے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں نصائح کے سمندر چھپے ہوئے ہیں۔ اس لئے جس حد تک ممکن ہو اپنی آئندہ نسل کو سچا رکھو۔ اگر تم نے اخلاص کی زندگی بسر کی ہو تو تمہاری اولاد ہی تمہاری گواہ بن جائے گی۔ آیت نمبر ۲۱ میں لَو اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرآنَ عَلٰی جَبَلٍ کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے طور کے جلوے کا خیال آتا ہے جو حضرت موسیٰؑ کے لئے تھا۔ اس تجلی سے موسیٰؑ بیہوش ہو گئے تھے۔ موسیٰ نے وہ تجلی مانگی تھی جو ان کی برداشت سے باہر تھی لیکن یہاں مضمون یہ ہے کہ ایسے پہاڑ بھی ہیں جو پارہ پارہ نہیں ہوتے جیسے آنحضرت ﷺ تھے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ تمثیلات ہیں اور ان کی سمجھ گہرے غور کے بغیر نہیں آسکتی۔ حضور ایدہ اللہ نے ان آخری آیات کے بعض الفاظ کی نہایت پر معارف وضاحت فرمائی۔

جمعرات، ۲۹ر اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۷۴ جو ۱۴ر اگست ۱۹۹۶ء کو ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۳۰ر اکتوبر ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے زائرین کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا دن تھا۔ سوالات و جوابات کا خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین ہے :

☆...... مسلمانوں کے ساتھ روابط میں انصاف کا فقدان کیوں ہے ؟ حضور انور نے فرمایا جب لیڈرز خود انصاف نہ کریں تو باقی کیا کریں گے۔ یروشلم کی مسجد میں آپ کو پتہ ہے کیا ہوا تھا۔ کس طرح مسلمانوں کو حالت نماز میں گولیوں کی بوچھاڑ سے بھون دیا گیا تھا۔ امریکہ نے کہا کہ انصاف یہ ہے کہ اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ کیا اگر ان کے گرجا میں ایسا ہوتا تو وہ اس اپنی ہی تجویز پر عمل کرتے ؟

حضور نے فرمایا انصاف کا تصور صرف قرآن کریم نے ہی پیش کیا ہے کہ ہر ایک کے ساتھ انصاف ہونا چاہئے۔ کوئی بھی محاسبے اور پاداش سے آزاد نہیں چھوڑا جانا چاہئے۔

☆...... Revival of Religion نامی کتاب میں عیسیٰؑ کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی کی طرف توجہ دلائی گئی وہ تمثیلی زبان میں کیوں بیان کی گئی ہے جسے عوام کے لئے سمجھنا مشکل ہے ؟۔ حضور انور نے برجستہ فرمایا کہ دنیا کی تمام زبانوں میں ضرب الامثال استعمال کی جاتی ہیں اور ان میں حضرت عیسیٰؑ کی حیثیت سب سے زیادہ ممتاز ہے کیونکہ وہ par-ables میں باتیں کیا کرتے تھے۔ زبان کی وجہ سے لوگوں کی ہدایت کا امتحان ہوتا تھا۔ قرآن کو دیکھ لیں۔ اس میں سادہ زبان میں ظلم نہ کرنے اور بیبیوں اور جرائم سے رکنے کی تعلیم میں کوئی Ambiguity نہیں۔ جو لوگ ضرب الامثال کو سمجھ کر مانتے ہیں ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ عیسیٰؑ کی پیشگوئی کو Literally لیا بھی نہیں جا سکتا۔ اگر آپ Literally لیں تو پھر عیسیٰؑ کو ایک شعاع کی رفتار سے شعاع پر سفر کر کے آسمان پر جانا اور واپس آنا چاہئے۔ اس لئے یہ استعارے ہیں۔

☆...... کیا مسلمانوں کو دوسرے انبیاء کے مقابر معلوم کرنے میں دلچسپی لینی چاہئے ؟ حضور انور نے فرمایا ہاں ان لوگوں کے لئے دعا کریں جس سے آپ کو بھی ثواب ہوگا اگرچہ غیر حاضری میں بھی دعا کی جاسکتی ہے۔

☆...... کیا دُبلا ہونے کے لئے کوئی ہومیوپیتھی کی دوائی ہے ؟ حضور نے فرمایا ہومیوپیتھی دوائیاں مرض کے لئے نہیں بلکہ شخصوں کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر آپ اپنی شخصیت کو ٹھیک طرح بیان کر دیں تو جو بھی مرض ہوگا تجویز شدہ دوائی سے انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

☆...... کچھ فرشتوں مثلاً میکائیل، اسرافیل اور جبرائیل کے نام لئے گئے ہیں اور کچھ کے نہیں۔ کیوں ؟ حضور انور نے برجستہ فرمایا۔ آپ نے عزرائیل کا نام اس خوف سے نہیں لیا کہ وہ موت کا فرشتہ ہے ؟۔ یہ تو زندگی کا فرشتہ ہے کیونکہ دائمی زندگی کی طرف بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جُنُودَ رَبِّكَ میں سب کے نام اور گنتی کر دی ہے۔ اگر ناموں کی لسٹ بنائی جاتی تو اس کی انتہا نہ ہوتی۔ کائنات میں کاموں کی لسٹ کروڑوں سے زیادہ ہے۔ مثلاً خون اور اس کے خلیے (Cells) کس طرح کام کرتے ہیں حیران کن بات ہے۔ اور یہ کروڑوں سال کا Evolution کا نتیجہ ہے۔ اور یہ سب فرشتوں کے ذریعہ ہوا۔

☆...... ٹی وی کی ایک دستاویزی فلم میں یہ دکھایا گیا کہ ایک آدمی نے کہا کہ وہ مجرم کے چہرے کو دیکھ کر اس کی مجرمانہ ہسٹری بتا سکتا ہے۔ یہ کہاں تک درست ہے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ Documentry کا مطلب ہے ایسی اطلاعات جو Documents پر مبنی ہوں۔ اگر یہ ہوتا تو پھر لندن میں صرف چند سارجنٹ کی ضرورت ہوتی۔ یہ پیرا سائیکالوجی کا مضمون ہے۔ اور یہ ممکن ہے۔ لیکن میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ ایک انسان دوسرے کی طرف دیکھ کر اس کے جرم کی ہسٹری بتا دے۔ صرف اسی صورت میں بتا سکتا ہے اگر اس کے متعلق پہلے جانتا ہو اور اسے Equivocal Language کہتے ہیں۔

(مرتبہ : امتہ المجید چوہدری)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

توسیع ہوئی ہے تو اگرچہ توسیع شدہ حصہ دس گنا نہیں ہے مگر جائزہ سے معلوم ہوا ہے کہ اب وہاں پانچ سو نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے اس توسیع کی تکمیل پر خود افتتاح میں شمولیت فرمانا تھی مگر موسم کی خرابی کے باعث فیریز وغیرہ کی سہولت کی کمیابی کی وجہ سے یہ سفر ممکن نہیں ہو سکا۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ کس طرح احباب جماعت نے اس کی توسیع و تعمیر کے سلسلہ میں بڑی محنت سے وقار عمل کر کے اس خدمت میں حصہ لیا۔ حضور نے مکرم عبدالرشید صاحب آرکیٹکٹ، مکرم امیر صاحب ہالینڈ ہبتہ النور صاحب، مکرم عبدالحمید صاحب، مکرم حنیف صاحب مع اہلیہ، مکرم محمد یامین صاحب، ظفر اللہ صاحب، منور جمیل صاحب اور عبدالقادر صاحب وغیرہ احباب کا خصوصیت سے تذکرہ فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ کل خرچ کا اندازہ ۲۰ لاکھ گلڈرز کا تھا مگر عملاً سات لاکھ گلڈرز میں یہ کام مکمل ہوا ہے۔ ساٹھ فیصد بچت جماعت نے خدمت خلق اور وقار عمل کے ذریعہ کی ہے۔ یہ وہ حساب کے کھاتے ہیں جو خدا کے حضور ضرور لکھے جائیں گے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرانس کے تبلیغی مرکز کا ذکر فرمایا۔ حضور نے بتایا کہ یہ پہلے ایک کارخانہ ہوتا تھا اسے مختلف تبدیلیوں کے بعد مرکز کے طور پر چنا گیا۔ کونسل کے ہاں اس کا مسجد کے طور پر اندراج نہیں تھا۔ اور چونکہ نمازی عام دنوں میں اور خصوصاً جمعہ پر کثرت سے آتے تھے اس لئے کونسل چاہتی تو اس پر اعتراض کر سکتی تھی۔ حضور نے فرمایا کہ آٹھ سال تک وہاں کی انٹیلی جینس مسلسل نگرانی کرتی رہی۔ یہاں تک کہ جب وہ پوری طرح مطمئن ہو گئے تو اب وہاں مسجد کے طور پر اس کا اندراج ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں نئے امیر مکرم اشفاق ربانی صاحب نے خصوصی کوشش کی ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ حضور ایدہ اللہ اب اس مرکز کا بحیثیت مسجد افتتاح فرماتے مگر مذکورہ وجہ سے یہ سفر ممکن نہیں ہو سکا۔

حضور نے فرمایا کہ آج ہی فرانس کے ایم ٹی اے سٹوڈیو کا بھی افتتاح ہو رہا ہے۔ تبلیغ اور مالی قربانی کے لحاظ سے بھی یہ جماعت آگے بڑھی ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اور قرآن کلاسز کے علاوہ نو مبایعین اور داعیان الی اللہ کے اجلاسات کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ لائبریریوں میں جماعتی کتب رکھوانے کی بھی کارروائی ہو رہی ہے۔ حضور نے آج وہاں شامل ہونے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور دعا دی کہ کل وہ میزبان کے طور پر شامل ہوں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں حیا کا جو مضمون چل رہا تھا اس کی طرف واپس لوٹتے ہوئے حدیث نبوی پیش فرمائی کہ ہر مومن کا ایک خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اور کسی دین میں حیا کو بطور خلق کے استعمال نہیں کیا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ غیر قوموں سے تبلیغی گفتگو کرتے ہوئے یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے کیونکہ یہ تمام نیکیوں کی جان ہے اور تمام بداخلاقیوں کی دشمن ہے۔ اگر حیا عیسائیت کی بھی جان ہوتی تو ان میں وہ خرابیاں نہ پیدا ہوتیں جو آج دکھائی دے رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ مسلمان ملکوں میں بھی جو کچھ ہو رہا ہے وہ اس لئے ہے کہ ان میں حیا باقی نہیں رہی اور گویا وہ عملاً دین سے باہر جا چکے ہیں۔

اسی طرح حدیث میں ہے کہ حیا ایمان میں سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور فحش گوئی بد خلقی میں سے ہے اور بد خلقی دوزخ میں پلتی ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ایمان کا مرکزی معنی طمانیتِ نفس اور زوالِ خوف ہے۔ سچی طمانیت حیا سے ہی نصیب ہوتی ہے۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ حیا زینت بخشتی ہے اور بے حیائی زینت لے جاتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حیا کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ انسان خدا سے شرمائے یعنی خدا سے ان کاموں سے شرمائے جن کاموں کو اللہ پسند نہیں کرتا کہ میں یہ کر رہا ہوں یہ ساری دیانت داری و نیکوکاری کا راز اس بات میں ہے۔ ایک مومن جو جانتا ہے کہ خدا کی اس پر ہمیشہ نظر ہے وہ کیوں نہ حیا سے کام لے۔ حضور نے فرمایا کہ جن سے اللہ کی حیا اٹھ جائے ان سے دنیا کی حیا اٹھتی چلی جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حیا کا مضمون جماعت کو خصوصیت سے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر ماں باپ بچوں کو صرف حیا پر قائم کر دیں تو وہ کامیاب ہو گئے۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف عورتوں کو حیا کرنی چاہئے، یہ درست نہیں۔ جو بے حیا مرد ہوں ان کی عورتوں کی حیا بھی زیادہ دیر باقی نہیں رہا کرتی۔ اگر لڑکے حیادار ہوں تو پھر لڑکیاں بھی حیادار ہوتی ہیں۔ اگر اللہ سے حیا کی عادت ڈال لیں، اس کے غیب ہوتے ہوئے بھی اس طرح زندگی گزاریں کہ وہ ہمیشہ آپ کو دیکھ رہا ہے تو ہر دکھ کا ازالہ اس چیز میں ہے۔ آپ کا گھر وہ جنت بن جائے گا جس کے متعلق وعدہ ہے کہ ایمان جنت میں ہے۔ کامیاب ہو گئے وہ مومن جن کے گھر محمد رسول اللہ کی اطاعت میں جنت بن گئے۔

☆......☆......☆......☆......☆

متقیوں کی جماعت اور مقام امین

اللہ تعالیٰ نے خلیفۂ وقت کو مومنین اور متّقین کی جماعت کے لئے بطور ڈھال بنایا ہوتا ہے

خلیفۂ وقت کو اللہ تعالیٰ خود اپنی راہنمائی میں ایسی تدابیر بتاتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں جماعت مقام امین کے اندر ہی رہتی ہے

آپ وہ لوگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مقام امین کا انتظام کیا ہے اور ایک تدبیر اس کے لئے یہ کی ہے کہ آپ کو خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ہمیشہ شکر کرتے رہو

(۷؍اپریل ۱۹۶۸ء کو جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کے اختتامی اجلاس میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ولولہ انگیز خطاب)

(دوسری اور آخری قسط)

میں نے کئی بار بتایا ہے کہ اس دورہ کے بعد ڈنمارک میں درجنوں ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ اگر عیسائی پادری نے ہمارے خلاف، اسلام کے خلاف اور نبی اکرم ﷺ کے متعلق نازیبا باتیں لکھیں تو خود پادریوں میں سے بڑے عالم، بڑے مشہور مصنف اور پادریوں کے خاندان کے افراد کھڑے ہوئے اور انہوں نے اخباروں میں لکھا کہ اگر عیسائیت اس قسم کی بداخلاقی پر آرہی ہے جس کا وہ مظاہرہ کر رہی ہے تو ہم عیسائیت کو چھوڑتے ہیں۔ یہ دل کی تبدیلی میرے یا آپ کے کسی فعل کا نتیجہ تو نہیں یہ تو فرشتوں کے کام ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ اور بڑی رَو وہاں پیدا ہو رہی ہے اور ان ملکوں میں پادریوں کے دلوں میں بڑی فکر پیدا ہو رہی ہے۔ اس وقت تک پادری تعصب سے کام اس لئے نہیں لیتے تھے کہ ان کو اس کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی لیکن جہاں ان کو ضرورت پیش آتی ہے عیسائیت قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتی۔

چنانچہ ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ یہ کتاب اس چادر کے متعلق ہے جس کا ذکر ابھی میر محمود احمد صاحب نے بھی کیا ہے۔ یہ چادر حضرت مسیح علیہ السلام پر ڈالی گئی تھی۔ اس میں ان کو لپیٹا گیا تھا اور اب سائنس کے ذریعہ یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ مرہم جو حضرت مسیح علیہ السلام کے زخموں پر لگائی گئی تھی (اس وقت زخموں کے لئے جیسا کہ آج کل مساج طب ایلوپیتھی کرتی ہے سینہ کی حرکت کو رِی واؤ (Revive) کرنے کے لئے مساج کیا جاتا ہے یعنی سینہ کو ملا جاتا ہے اس وقت طب نے ایسی مرہمیں ایجاد کی تھیں جو ایسے موقع پر سارے جسم پر لگادی جاتی تھیں)۔ اسکے نتیجہ میں ان کی پوری شکل اور صحیح شکل چادر کے اوپر آگئی اور وہ محفوظ رہی اور چھپی رہی تا کہ وہ ضائع نہ ہو جائے۔ اب وہ ظاہر ہوئی ہے اور کئی سو سائنس دانوں نے اس پر کام کیا ہے اور جو نتیجہ انہوں نے نکالا ہے وہ یہ ہے:

(۱)...... خود حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر لٹکائے گئے تھے ان کے علاوہ کوئی اور آدمی نہ تھا۔ گویا شُبِّہ لَھُمْ کے جو صحیح معنے تھے ان کو سائنس نے ثابت کر دیا ہے۔ جو دوست ہمارے ساتھ اتفاق نہیں رکھتے وہ ان کے غلط معنی کیا کرتے ہیں۔ سائنس نے ان کے خلاف ایک شہادت پیدا کر دی ہے۔

(۲)...... دوسرے انہوں نے ثابت کیا ہے (ان کئی سائنسدانوں نے مل کر اپنے اپنے دائرہ میں تحقیق کی ہے اور پھر ساروں نے مل کر جو نتیجہ نکالا ہے وہ یہ ہے) کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ صلیب پر لٹکائے گئے۔ زندہ صلیب سے اتارے گئے، زندہ اس قبر میں (جو ہماری قبروں کی طرح نہیں ہوتی بلکہ پہاڑ میں سوراخ سا ہوتا ہے اس میں نعش کو رکھ دیا جاتا ہے) رہے جہاں صلیب سے اتارے جانے کے بعد ان کو رکھا گیا تھا زندہ وہاں سے نکلے اور زندگی کی حالت میں وہاں اپنے حواریوں کو ملے۔

اس چادر پر جو تحقیق کی گئی ہے اور جو نتیجہ نکالا گیا ہے اس کے کچھ حصے تو اس چادر سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس تحقیق کے سلسلہ میں بہت سے ایسے علمی شواہد ان کے سامنے آئے جن کے نتیجہ میں وہ یہ بات ماننے پر مجبور ہوئے کہ وہ زندہ ہی وہاں سے نکلے تھے۔ ایک تو چادر نے شہادت دی کہ جب تک وہ چادر ان کے جسم پر رہی وہ زندہ رہے ان کا دل حرکت میں رہا اور دوسری شہادتوں سے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ وہ اپنے حواریوں سے باہر ملے ہیں۔ اب یہ ایک تحقیق ہے اور سائنس کی تحقیق ہے اور ایک ایسی چادر کے متعلق تحقیق ہے جو خود کلیسا کے پاس موجود اور محفوظ ہے۔ اس وقت بھی وہ ایک گرجا کے اندر ہے لیکن جو سائنس دان اس پر تحقیق کر رہے ہیں ان کے نام آج تک چھپائے جا رہے ہیں یہ کہہ کر کہ اگر نام بتادئے تو کلیسا ان کو قتل کروادے گا۔

عیسائیت کی متعصّبانہ کوششیں

غرض یہ نہیں کہ عیسائیت سے تعصب نکل چکا ہے بلکہ عیسائیت کو تعصب کے استعمال کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ مفت کا وہ فائدہ اٹھاتے رہے ہیں اور یہ کہتے رہے ہیں کہ ہم بڑے بردبار ہیں، ہم میں کوئی تعصب نہیں لیکن جس وقت ان پر کاری حملہ ہوتا ہے تو سارا تعصب جوش میں آنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یورپ کے عیسائی ممالک نے جب یہ دیکھا کہ احمدیت جو دلائل اسلام کی صداقت کے لئے ان ملکوں میں پیش کر رہی ہے ان کا جواب ان کے پاس نہیں اور آسمان سے فرشتوں کے نزول کے بعد دلوں میں جو تبدیلی پیدا ہو رہی ہے اس کو روکنے کا ان کے پاس کوئی سامان نہیں تو وہ قتل و غارت پر ضرور اتر آئیں گے اور اس وقت ہمارے احمدیوں کو وہاں غالباً اپنی جانی قربانیاں دینی پڑیں گی اور جو میں نے اپنے بھائیوں اور اپنی بہنوں کو دیکھا ہے۔ دیکھنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں (رؤیا کے ذریعے نہیں) سکون اور بشاشت پیدا کی ہے کہ یہ لوگ وقت آنے پر قربانیاں دیں گے اور بزدلی نہیں دکھائیں گے۔ تعصب بہت جگہ ظاہر ہوگا۔ کئی جگہ ایسا تعصب بعض علاقوں میں ہوتا ہے کہ حکومت تو متعصب نہیں ہوتی لیکن ہر فرد تو حکومت کی پالیسی کے ساتھ تعاون نہیں کر رہا ہوتا۔ بعض متعصب لوگ غیر متعصب حکومت میں تعصب کا بڑا گندا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مثلاً آپ لٹریچر ڈاک میں بھیجیں گے تو وہ عام طور پر چلا جائے گا لیکن محکمہ جات میں بعض ایسے متعصب ہونگے کہ جب ان میں کسی کو اس کا پتہ لگے گا تو وہ پھاڑ دیں گے یا بعض بددیانت ہونگے جیسا کہ غالباً میں نے کل بھی ذکر کیا تھا لیکن مجھے ایسا بھی علم ہے کہ بعض متعصب لٹریچر پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ جہاں یہ حالات ہوں اللہ تعالیٰ نے ہمیں فراست دی ہے وہاں ہمیں ڈاک کو استعمال نہیں کرنا چاہئے بلکہ دوسرے ذرائع کو استعمال کرنا چاہئے کیونکہ پیغام تو ہم نے بہرحال پہنچانا ہے اس سے دنیا ہمیں روک نہیں سکتی۔ سارے دروازے بند ہو جاتے ہیں تو بعض واقف کار آدمی ملتے ہیں تو وہ زبانی بات سنتے ہیں۔ ان پر اثر ہو جاتا ہے۔ کوئی خواب دیکھتا ہے تو اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ انہی دنوں (اسی سال) بہت سارے لوگ احمدی ہوئے ہیں سچی خوابیں دیکھ کر اور ان خوابوں کا دل پر اثر ہونے کے نتیجہ میں۔ سچی خواب کی یہ علامت بھی ہوتی ہے کہ خواب دیکھ کر انسان سمجھتا ہے کہ یہ واقعی خدا کی طرف سے ہے اور مجھے اس حکم کی تعمیل کرنی چاہئے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کو اہم نصیحت

میں نے پہلے تمہید میں بتایا ہے کہ میرے مخاطب صرف آپ نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں بسنے والے احمدی میرے مخاطب ہیں اور ان کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ جہاں جہاں اور جس رنگ میں بھی آپ کے خلاف تعصب ظاہر ہو اس کے ضرر سے بچنے کی جو تدبیر خدا تعالیٰ دعاؤں کے بعد آپ کو سمجھائے اس تدبیر کو اختیار کریں اور گھبرائیں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بڑی وضاحت سے ہمیں پہلے سے یہ انتباہ کیا تھا کہ تمہیں گالیاں سننی پڑیں گی۔ اہل کتاب بھی اور مشرک بھی بڑی ایذا دہی کریں گے، بدزبانی اور گالیوں کے ساتھ۔ اس وقت تم صبر سے کام لینا تب تمہیں بشارتیں ملیں گی اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔ غرض گالی کا جواب گالی سے نہیں دینا تمسخر کے مقابلہ میں تمسخر نہیں کرنا۔ کوئی سختی کرے تو اس پر سختی نہیں کرنی۔ یہ وقت آپ کے لئے اصولی طور پر مظلوم رہنے کا وقت ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام نصرتیں اور رحمتیں آپ کے ساتھ رہیں گی جب تک آپ مظلوم بنے رہیں گے ظالم نہیں بنیں گے۔ اگر آپ میں سے کوئی شخص ظالم بن جائے تو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نصرت سے محروم ہو جائے گا۔ گالی کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بڑا سخت بدزبان مخالف قادیان میں آئے اور ایک سال ہمارے پاس رہے اور جو بھی منہ میں اس کے آتا ہے ہمارے خلاف کہے تو تب بھی ہم اس کی گالیوں کی کوئی پرواہ نہیں کریں گے۔ گالی دینے والا انسان گالیوں سے اپنی بداخلاقی اور گندی ذہنیت کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ آپ کے دل میں اس کے لئے رحم پیدا ہونا چاہئے۔ آپ کی زبان پر اس کے لئے دعائیں جاری ہونی چاہئیں۔ آپ کا سر اس کی خاطر اپنے رب کے حضور جھکنا چاہئے کہ اے خدا تیرا یہ بندہ تیری بندگی سے دور چلا گیا اور تیرے آستانہ کو چھوڑ گیا تو اس پر رحم کر اور اپنا چہرہ اسے دکھا اور پھر دین اسلام کی طرف اسے واپس لے کے آ۔ یا دین اسلام کی طرف اسے واپس لا۔ غرض بغیر زیادتی کے امن کے ساتھ، صلح کے ساتھ فساد کی راہ سے بچتے ہوئے ہر احمدی دنیا کے جس ملک میں بھی وہ رہتا ہے اپنی زندگی کے دن گزارے، دنیا کا تعصب ہماری کامیابی کو آج نہیں روک سکتا جیسا کہ پچھلے ۷۵ سال دنیا کے تعصب نے احمدیت کی کامیابی کو نہیں روکا۔ یہ چیزیں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کہنے کے مطابق ہمارے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ مخالفت کو زیادہ کرتا، تعصب کو زیادہ بڑھاتا، ظلم اور بھی تیز ہونے دیتا ہے تو وہ وقت ہوتا ہے جب آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ خاص تائیدات اس گروہ یا اس جماعت کے ایک حصہ کے متعلق آسمان سے نازل ہوں۔ اگر ہم آج مظلومیت کو چھوڑ کر ظالم بن جائیں تو مشرک ٹھہریں گے۔ ہم نے یہ سوچا کہ ہم اپنی تدبیر اور اپنے زور اور اپنے پیسہ سے اپنے مخالف کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ساری دنیا کے اموال بھی اگر ہمیں دے دئے جائیں تو ہم دنیا کا مقابلہ اپنے اموال سے نہیں کر سکتے کیونکہ یہ دنیا کا مقابلہ نہیں ہے۔ ساری دنیا کے اقتدار اور ساری دنیا کی قوتیں ہمیں عطا کر دی جائیں تب بھی ہم اپنے مخالف کا ان تدبیروں سے مقابلہ نہیں کر سکتے کہ ہمارا مقابلہ تو دنیوی ہے ہی نہیں۔ ہمارا مقابلہ تو روحانی ہے۔ ہمارے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے مظلومیت کا ایک ہتھیار دیا ہے۔ دنیا ہنستی ہے کہ ہم نے اس احمدی کو نیچے گرا لیا۔ خدا مسکراتا ہے کہ میں نے اپنے اس بندہ کو اپنی گود میں اٹھا لیا۔ دنیا جو آج تعصب کا اظہار کر رہی ہے اس کے خلاف ایک ہتھیار ہمارے پاس مظلومیت کا ہے۔ مظلوم رہو اور خدا کی بشارتیں، اس کی تائیدیں اور اس کی نصرتیں اور اس کی رحمتیں حاصل کرو۔ ظالم کبھی نہ بنو۔

زبان کی مٹھاس

دوسرا ہتھیار ہمیں اللہ تعالیٰ نے اخلاق کا دیا ہے یعنی جہاں ظلم نہ بھی ہو رہا ہو وہاں عام معاملات میں نہایت اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کرو۔ زبان بڑی ہی اہم اور

کبھی بڑی خطرناک اور کبھی مفید ثابت ہوتی ہے۔ زبان کی مٹھاس اور شیرینی دشمن کو جیت لیتی ہے۔ زبان کی تیزی، پیدا کرنے والے ربّ کو ناراض کر دیتی ہے۔ اس دورہ کے دوران اللہ تعالیٰ کی توفیق سے جہاں کسی رنگ میں بھی شوخی کا اظہار ہوا میں نے ایسے رنگ میں اس کو جواب دیا کہ اسے شرمندہ ہونا پڑا اور بعض نے یہاں تک کہا کہ ان کی صحبت میں پورا سکون اور اطمینان ہمیں نظر آتا تھا۔ کوئی جوش نہیں۔ جوش کس چیز پر آتا۔ میرے اندر خوبی کیا تھی، طاقت کیا تھی۔ کس برتے پر اپنا ذاتی جوش دکھاتا۔ ہر احمدی کو یہی سمجھنا چاہئے۔ خدا نے ہم سے وعدے کئے ہیں اور ہم اپنی زندگی میں انہیں پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جس وقت ہم اپنے مخالف سے بات کرتے ہیں تو ہمیں کوئی گھبراہٹ نہیں ہوتی۔ ہمیں یقین ہوتا ہے کہ اگر اس نے کوئی ایسا سوال کیا (مثلاً) جس کا ہمیں جواب نہیں آتا تو اللہ تعالیٰ اسی وقت سکھا دے گا اور وہ اسی طرح کرتا رہا ہے اور وہ ہمیشہ کرتا ہے، آئندہ بھی کرے گا۔ میرے ساتھ بھی اس کا یہی سلوک ہے۔ آپ میں سے وہ جو خدا پر توکل رکھتے اور اخلاق کا اچھا نمونہ باتوں میں ظاہر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے لئے آتا ہے۔ **ہماری تبلیغ میں بہت مفید اور ممد ہتھیار یہ اخلاق کا ہتھیار ہے۔ بنی نوع کی ہمدردی کا ہتھیار ہے۔** ساری دنیا مل کر اگر احمدیوں کا گلا کاٹنے پر تیار ہو جائے اور دنیا میں جہاں بھی غیر احمدی کو نظر آرہا ہے کہ اس کو دکھ پہنچ رہا ہے وہاں احمدی اس دکھ کو دور کرنے کے لئے پہنچ جائے تو ساری دنیا کا ظلم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انہی میں سے ایسے لوگ کھڑے ہو جائیں گے جو کہیں گے کہ کیا کر رہے ہو۔ ابھی چند دن ہوئے مجھے ایک دوست نے خط لکھا (میں بین الاقوامی سطح پر چونکہ بات کر رہا ہوں اس لئے کسی ملک یا جگہ کا نام نہیں لے رہا۔ ساری دنیا میں یہ باتیں پھیلی ہوئی ہیں جو میں کر رہا ہوں) کہ ایک مجمع اکٹھا ہوا (احمدیوں کا وہاں ایک ہی مکان تھا) اور کہا ماردیں گے، قتل کر دیں گے، لوٹ کر لے جائیں گے اور وہاں جو حکومت کا انتظام تھا وہ بھی رعب کے نیچے آگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مختصر سا وہ انتظام ہوگا۔ وہ سمجھتے ہونگے کہ ہم انتظام نہیں کر سکتے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مجمع مکان کی دیواروں کے پاس پر پہنچ گیا اور اس کی حفاظت کا کوئی ظاہری سامان نہیں تھا مگر خدا کا وعدہ تھا کہ میں تمہاری حفاظت کے لئے آؤں گا اگر تم سے جان کی قربانی نہ لینی ہوئی۔ بعض دفعہ وہ جان کی قربانی بھی لیتا ہے لیکن اکثر دفعہ وہ اپنی قدرت نمائی کا اظہار کرتا ہے۔ چنانچہ اس مجمع میں سے ایک شخص بندوق لے کر کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا تمہیں شرم نہیں آتی کہ یہ ایک آدمی ہے اور تم اسے مارنے اور لوٹنے کے لئے سارے اکٹھے ہو گئے ہو۔ اگر کوئی شخص ایک قدم بھی آگے بڑھا تو میں اسے گولی مار دوں گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے انہی میں سے اس کے لئے حفاظت کا سامان کر دیا۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ معجزانہ سلوک

غرض جب تک بشاشت کے ساتھ اپنے رب کی رضا کے لئے مظلوم بنے رہنے کے لئے تیار رہیں گے اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی فوجیں ہماری مدد کے لئے آسمان سے اتریں گی لیکن جب اور اگر ہم اپنی غفلت اور حماقت کے نتیجہ میں یہ سمجھنے لگے کہ ہم خود اپنی حفاظت کر سکتے ہیں اور ہمیں اللہ کی حفاظت اور مدد کی ضرورت نہیں تو خدا کہے گا جاؤ پھر تم اپنی حفاظت کرتے پھرو۔ ہم میں کوئی طاقت نہیں اور حماقت ہے اگر ہم سمجھیں گے کہ ہم اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ دنیا کے ملک ملک میں اللہ تعالیٰ اپنی اس قسم کی رحمتوں کے نشان ظاہر کر رہا ہے اور مجھے تو اس قسم کی چیزیں پڑھنے میں اس قسم کی دلچسپی پیدا ہو گئی ہے کہ گو میں روز کی ڈاک دیکھتا ہوں اور مجھے اس کے لئے کئی گھنٹے خرچ کرنے پڑتے ہیں لیکن روزانہ جب ڈاک آتی ہے تو سب سے پہلے میں غیر ملکی ڈاک دیکھتا ہوں اور مختلف ملکوں سے ہمیں ہر دوسرے یا تیسرے روز اس قسم کی کوئی نہ کوئی خبر ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں دعاؤں کو قبول کیا، معجزانہ رنگ میں حفاظت کا سامان کیا، معجزانہ رنگ میں بیماریوں سے شفا دی، معجزانہ رنگ میں امتحان میں کامیاب کیا، معجزانہ رنگ میں مالی تکلیفوں کو دور کیا، معجزانہ رنگ میں سفر کی صعوبتوں سے بچالیا وغیرہ وغیرہ۔

بہت ساری آفات ہیں اور اللہ تعالیٰ امتحان لیتا ہے اور کہتا ہے صبر کرو اور میری بشارتیں لے لو بَشِّرِ الصَّابِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آسمانی بشارت اس دنیا میں سب سے بڑا انعام ہے اس سے زیادہ اور انعام انسان کو کیا مل سکتا ہے کہ خدا عاجز بندوں کے پاس خود آئے اور کہے کہ میں تمہاری مدد کے لئے تمہارے پاس موجود ہوں پھر تمہیں دنیا سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ماریشس میں نشانِ فتح نمایاں کا ظہور

پس جہاں جہاں احمدی ہیں انہیں چاہئے کہ ایک تو وہ حکومت وقت اور قانون ملک کی پابندی کریں اور وفاداری کی ذہنیت اپنے اندر پیدا کریں۔ ابھی ماریشس کو ۱۲ر مارچ کو آزادی ملی۔ یہ چھوٹا سا ملک ہے غالباً تین لاکھ کی آبادی ہے اور مسلمان ۲۰، ۲۱ یا ۲۲ فیصد ہیں، ۵۲ فیصد ہندو ہیں اور باقی جو لوگ ہیں وہ کریول فرانسیسی بولنے والے عیسائی ہیں۔ کچھ چینی اور کچھ دوسرے لوگ ہیں۔ یعنی بدمذہب وغیرہ۔ اس موقع پر مسلمان بھی آپس میں پھٹ گئے تھے اور غالباً عیسائی بھی۔ کچھ ہندو اکثریت کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے تھے اور کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ جب تک میری ہدایت نہیں گئی تھی اپنے احمدیوں کو بھی سمجھ نہیں آئی تھی اور ان میں بھی اختلاف رائے تھا۔ میں نے اپنے مربی کو لکھا کہ حکومت سے پورا تعاون کریں کیونکہ ہمارا تو آرٹیکل آف فیتھ اور اعتقاد ہی یہ ہے اور ملک کو غیر حکومت سے آزادی مل رہی ہے۔ اس خوشی میں ضرور شامل ہونا چاہئے۔ جشن مناؤ۔ کل ہی مجھے خط ملا ہے جو کچھ دیر سے ملا ہے (اس سے بعد والے خط مجھے پہلے مل گئے تھے) میں وہ ساتھ نہیں لایا۔ (یہ ایک پرانا خط ہے جو رپورٹ کی شکل میں ہے)۔ اس خط میں مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب نے لکھا ہے کہ آپ نے کہا تھا جشن مناؤ اور ہم نے جب اس قسم کا انتظام کرنا شروع کیا تو بعض احمدیوں نے بھی ہمیں طعنے دئے۔ وہ اس بات کو سمجھ نہیں سکے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قسم کے حالات پیدا کر دئے کہ وہاں لڑائی ہو گئی۔ آزادی سے پہلے وہاں کے رہنے والوں میں اختلاف ہو گیا۔ بہت سارے مسلمان مارے گئے۔ کریول عیسائیوں نے ان پر حملہ کیا۔ اور ان کی حفاظت کرنے والا کوئی نہ تھا سوائے خدا کے اور خدا کسی کے پاس نہیں تھا سوائے احمدیوں کے۔ چنانچہ وہی جو ہمارے خلاف شور مچا رہے تھے اور جماعت خطرہ محسوس کر رہی تھی کہ شاید بعض ناسمجھ لوگ ہم پر حملہ کر دیں اور قتل و غارت کی راہ اختیار کریں وہ احمدیوں کے پاس پناہ لینے کے لئے مجبور ہوئے۔ جہاں ہمارا بڑا مرکز تھا وہاں پانچ سو کے قریب ہمارے مسلمان اور عیسائی جمع ہو گئے۔ جماعت کو ان کی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر جس دن سیلی بریٹ (Celebrate) کیا گیا یعنی دس تاریخ کو (دو دن پہلے سیلی بریٹ کیا گیا تھا) تو اس تقریب میں دو وزیر بھی شامل ہوئے اور جتنے ملکوں کے نمائندے اس تقریب پر وہاں آئے ہوئے تھے ان سے ملنے کا اتفاق بھی ہو گیا کیونکہ جماعت حکومت سے تعاون کر رہی تھی اور حکومت ہر دعوت میں اور ہر فنکشن میں ہمارے احمدیوں کو کثرت سے بلاتی تھی۔ ہمارے مبلغ کو بھی بلاتی تھی اور جتنے ڈیلی گیٹ اور نمائندے باہر سے آئے ہوئے تھے اور جن میں بعض کمیونسٹ ممالک کے نمائندے بھی تھے قریباً سب کو اپنی کتابیں دینے کا انہیں موقع ملا اور اللہ تعالیٰ نے ایک رنگ میں ایک نشان اس لئے بھی دکھایا کہ اس وقت وہ بہت پریشان تھے اور اسماعیل منیر صاحب مجھے لکھ رہے تھے دعا کے لئے اور دوسرے دوست بھی مجھے دعا کے لئے لکھ رہے تھے کہ کوئی پتہ نہیں کہ کیا حالات پیدا ہوں۔ فتنہ پھیل رہا ہے اور قتل و غارت ہو رہی ہے۔ چنانچہ ۲۰، ۲۵ آدمی تو وہاں مارے گئے تھے اور کئی سو زخمی ہوئے تھے۔ سینکڑوں مکان اور دکانیں لوٹی گئیں۔ بہت خراب حالت ہو رہی تھی۔ اور یہ حالت کوئی ایک مہینہ آزادی سے پہلے تھی۔ دوست خود بھی دعائیں کر رہے تھے بڑی دعا کرنے والی یہ قوم ہے مجھے بھی دعا کے لئے لکھ رہے تھے۔ چنانچہ میں نے بھی ان کے لئے دعا کی لیکن میری دعا کسی علاقے کے لئے محدود تو نہیں ہوتی۔ ساری جماعت کے لئے اس رات بڑی کثرت سے دعا کرنے کی خدا نے مجھے توفیق دی اور صبح میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے "نشان فتح نمایاں"۔

صبح سحری کے وقت جب میں بیدار ہوا ہوں تو نیم بیداری میں یا بیدار ہونے کے بعد مجھے غنودگی کا ایک جھونکا آیا اور یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے مصرع کو مکمل کیا:۔

"نشان فتح نمایاں بنامِ ما باشد"

یہ مصرع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام کا تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مصرع یہ ہے:

"ندائے فتح نمایاں برائے ما باشد"

لیکن اس وقت میری زبان پر غنودگی میں آدھا مصرع "نشان فتح نمایاں" تھا۔ جس وقت میں بیدار ہوا تو زبان خود بخود آگے چلتی گئی اور "برائے ما باشد" کے ساتھ وہ مصرع مکمل ہو گیا۔ چونکہ ان دنوں ان کے خطوط بھی آرہے تھے اس لئے میں نے مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر کو لکھا کہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے رحمت کا اظہار کیا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے لئے یا صرف تمہارے لئے ہے لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ فتح کے نمایاں نشان کہیں نہ کہیں تو ظاہر کرے گا ہی اور کل ہی جو ان کا خط آیا اس میں انہوں نے ساری تفصیل لکھ کر لکھا ہے کہ ہمارے لئے تو "نشان فتح نمایاں" ظاہر ہو گیا ہے۔ غرض اس قسم کے نشان دُور دراز ممالک کے متعلق ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے اور چونکہ ہر چیز اس کے تصرف میں ہے جیسا وہ کہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اس کو دنیا کی کونسی طاقت روک سکتی ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبردست پیشگوئیاں

مثلاً اللہ تعالیٰ نے روس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا۔ آپ کو یہ نظارہ دکھایا کہ وہاں ریت کے ذروں کی طرح احمدی ہو جائیں گے۔ ان کی بھاری اکثریت ہو جائے گی۔ اب روسیوں سے بات کی جائے تو کچھ تو بات سنجیدگی سے سنتے ہیں لیکن ہندوستان میں ایک سٹال احمدیوں نے لگایا تو وہاں کوئی

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

Malik Food

نئی دوکان کی خوشی میں ۳۰ نومبر ۱۹۹۸ء تک سیل، سیل، سیل

جرمن بکرے کا تازہ گوشت ________ ۱۰ مارک فی کلو

پاکستانی باسمتی چاول ________ ۳۶ مارک (فی دس کلو)

P.G.Tips چائے (275 bags) ________ ۱۴ مارک فی پیکٹ

چپاتی آٹا ________ ۷ مارک (فی دس کلو)

پکا پکایا کھانا پیش کرتے ہیں۔ گوشت پلاؤ، زردہ یا کھیر، قورمہ گوشت، مرغی روسٹ (۹ مارک فی کس)

جرمنی یا دنیا میں کہیں بھی آپ سستا فون کرنا چاہتے ہوں تو ہم سے رابطہ کریں

Eckenheimer Ldstr. 300 Frankfurt

Tel: (069) 543628 Fax: (069) 543628

خطبہ جمعہ

وہ مومن نجات پاگئے جو اپنی نماز اور یاد الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲۵/ستمبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۲۵/تبوک ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِي صَلاَتِهِمْ خٰشِعُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾-

(سورة المومنون آيات ۲ تا ۴)

ان آیات سے متعلق میں نے گزشتہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ شاید گزشتہ خطبے ہی میں ان کی تفصیل کا بھی موقع مل جائے لیکن جو پہلا مضمون تھا وہ آخر تک جاری رہا۔ پس آج میں ان آیات کے متعلق احباب جماعت کو ان آیات میں مضمر وہ پیغامات دیتا ہوں جو حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمائے اور جن کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر بہت کچھ لکھا ہے لیکن اس میں سے چند باتیں میں نے چنی ہیں۔ ان کا وہ ترجمہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ میں تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔ یعنی وہ مومن نجات پاگئے جو اپنی نماز اور یاد الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں اور رقت اور گدازش سے ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس ترجمے میں ان آیات کے مرکزی بنیادی امور بیان فرمادئے گئے ہیں اور ان کی تفصیل اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے الفاظ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے دل سے جو خشوع سے نا آشنا ہو، ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی، ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں۔ میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اب یہ روایت تو اس لحاظ سے بہت قابل غور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جن کی ساری زندگی خشوع وخضوع میں صرف ہوئی آپ یہ دعا کیوں مانگا کرتے تھے، اللہ کی پناہ کیوں چاہتے تھے۔ اس میں ایک سبق تو یہ ہے کہ ساری عمر پناہ چاہی اسی لئے ساری عمر آپ کی خشوع وخضوع ہی میں صرف ہوئی یعنی خشوع وخضوع کی توفیق ہر لحہ اللہ کی طرف سے ملتی ہے اس لئے ہر لحہ اللہ ہی سے پناہ چاہنی چاہئے۔ پس ایک تو اس حدیث میں یہ نمایاں بات مجھے محسوس ہوئی ہے لیکن دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایسے دل سے جو خشوع سے نا آشنا ہو، وہ دل جس کو خشوع کا علم ہی نہیں اس سے پناہ چاہتا ہوں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو اپنے لئے ایسے دل کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جو خشوع سے نا آشنا ہو۔ خشوع تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بہت سے ایسے لوگوں کو جن کو کبھی بھی خدا کی خشیت میں رونا نہیں آتا ان کو بھی کبھی کبھی نصیب ہو جاتا ہے تو ایسے دلوں سے جو خشوع سے نا آشنا ہوں ان سے پناہ کیوں مانگی گئی ہے۔ فی الحقیقت اس میں آئندہ زمانے میں آنے والے ایسے مادہ پرست دلوں کا ذکر ہے جن کے اوپر کبھی بھی خدا تعالیٰ کی خشیت سے، اس کے خشوع سے رقت طاری نہیں ہوتی اور آج یہ مضمون ہمیں تمام دنیا میں پھیلا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ بھاری اکثریت انسانوں کی ہے جو اور باتوں پہ تو رو پڑتے ہیں مگر اللہ کے خشوع سے کبھی نہیں روتے۔ امریکہ ہو یا چین یا جاپان یا یورپ کی بڑی بڑی طاقتیں ان کے سربراہ، ان کے سیاستدانوں سب پر یہ آیت چسپاں ہوتی ہے۔ آپ نے کبھی بھی ان کو اللہ کے ذکر سے روتے نہیں دیکھا ہوگا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرما رہے ہیں وہ اس سے نا آشنا ہیں ان کو علم ہی کوئی نہیں کہ ذکر الٰہی کیا ہوتا ہے اور یہ بناء ہے کہ اس ذکر کی وجہ سے تم کبھی بھی ان کی آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی نہیں دیکھو گے۔ ان سے پناہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنی امت کو یہ نصیحت فرمائی گئی ہے کہ ان کے اثرات سے خدا کی پناہ مانگنا۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو ہرگز بعید نہیں کہ تم بھی رفتہ رفتہ انہی کے رنگ میں ڈھلتے چلے جاؤ گے اور ویسے ہی دل تمہارے دل بھی ہو جائیں گے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ وہ بھاری تعداد مسلمانوں کی جو ان لوگوں سے متاثر ہیں اور دنیا طلبی میں ان کی ساری زندگی خرچ ہو رہی ہے وہ ذکر الٰہی میں خشوع سے نا آشنا ہیں۔ کبھی کبھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید ان کے دل میں بھی خشوع ہے یعنی اس وقت جبکہ وہ رمضان مبارک کے آخری جمعے میں حاضر ہوتے ہیں تو ان میں سے بھی بہت سے لوگوں کی آپ چیخیں نکلتے دیکھیں گے۔ لیکن اس خشوع میں اور ان دلوں میں جو خشوع سے عاری ہیں بہت بڑا فرق ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس وقت وہ خدا کی محبت میں نہیں روتے، اپنی ضرورت کے لئے روتے ہیں اور سارے سال کے جو اپنے گناہ یاد آجاتے ہیں ان پہ روتے ہیں مگر خشوع میں رونا محبت الٰہی کی وجہ سے ہے۔ یہ بنیاد ہے اس رونے کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم محبت الٰہی کی وجہ سے رویا کرتے تھے اور ایک ایسا رونا ہے جو بے اختیار ہے جب ذکر چل پڑے تو آنکھیں ڈبڈبا جاتی ہیں۔ ایسے آخر زمانے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پناہ مانگی ہے جس زمانے میں ایسے دل ہونگے اور میں سمجھتا ہوں کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے ایک بہت بڑی تنبیہ ہے۔

چنانچہ پھر فرمایا، 'ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی' اب میں نے ذکر کیا تھا کہ وہ دعائیں بہت مانگتے ہیں اپنی ضرورت کے وقت مصیبت میں مبتلا ہو کر بظاہر روتے اور چلاتے ہیں مگر جن کے دل اللہ کی محبت کی وجہ سے رونا نہ جانتے ہوں ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں۔ پس فرمایا ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی۔ اب آپ دیکھ لیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم لازماً اپنے متعلق بات نہیں کر رہے کیونکہ آپ کی دعا تو ہمیشہ ہر لحہ سنی جاتی ہے۔ دعا دل میں پیدا ہونے سے پہلے بھی سنی جاتی تھی۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر وہ آیات نازل نہیں ہوئیں جن میں حضرت زکریا کا ذکر تھا اور فرمایا گیا کہ "وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا" اے میرے ربّ میں نے کبھی بھی اپنی دعا کی قبولیت کے بارے میں جو تیرے حضور کی گئی ہو اپنے آپ کو بد نصیب نہیں پایا۔ ہر دعا جو کی وہ ہر دعا تو نے سنی۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خود اپنے لئے ایسے دل سے کیسے پناہ مانگ سکتے ہیں۔ تو یہ مضمون متعلق ہے یہ سارا سلسلہ اسی آخری دور کا چل رہا ہے جس میں لوگ اللہ کی خشیت کی وجہ سے اور خشیت اور خشوع خضوع ان دونوں کو عرب اہل لغات نے ہم معنٰی قرار دیا ہے۔ اس پہلو سے کہ خشوع کے اندر خشیت یعنی اللہ کا خوف شامل ہے اور اس کی محبت بھی شامل ہے لیکن خشیت میں صرف محبت شامل نہیں تو خشوع ایک حاوی لفظ ہے جو بہت وسیع معنوں پر اطلاق پاتا ہے۔ اس پہلو سے ایسی دعا سے جو سنی نہیں جاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یقیناً ان لوگوں کی باتیں فرما رہے ہیں جو آئندہ زمانے میں کبھی کبھی نمازوں میں گریہ وزاری کرتے ہوئے دکھائی دیں گے مگر چونکہ محبت الٰہی کی وجہ سے ان کی گریہ وزاری نہیں اس لئے ان کی ایک نمایاں علامت ہوگی کہ ان کی دعائیں سنی نہیں جاتیں اور سنی نہیں جائیں گی اور بڑی بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ملتی ہے وہ دعائیں کرتے ہیں، روتے پیٹتے ہیں، مگر سنی نہیں جاتیں۔ پھر شکوہ کر کے اور بھی خدا سے دور ہٹ جاتے ہیں وہ کہتے ہیں کیا فائدہ اس رونے پیٹنے کا۔ جب وہ ہماری سنتا ہی نہیں اور بعض احمق نوجوان احمدیوں میں بھی ایسے نظر آجاتے ہیں کہیں کہیں جنہوں نے اپنے امتحان کے لئے دعائیں مانگیں اور روئے پیٹے اور آخر یہ نمازیں بھی چھوڑ بیٹھے کہ ہم نے تو دعا مانگی تھی وہ قبول نہیں ہوئی اس لئے نمازوں کا فائدہ ہی کوئی نہیں۔ تو یہ انہی سب کا ذکر ہے، انہی کو متنبہ کیا جا رہا ہے کہ جب امن کی حالت میں تمہیں اللہ کی محبت میں رونا نہیں آیا کرتا تھا تو اب اپنے مقصد کے لئے جو اس کے پاس جا کے چلاتے ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ ایسی دعائیں نہیں سنی جائیں گی۔ یہ قطعیت کے ساتھ پیشگوئی ہے اس لئے کوئی اس تقدیر الٰہی کو تبدیل نہیں کر سکتا۔

پھر فرمایا ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سیری تو ایسی سیری تھی کہ دنیا ومافیھا کا سب کچھ آپ کو عطا کیا گیا مگر آپ نے اس سے استغناء فرمایا۔ آپ کی ساری زندگی سیری کی ایسی مثال پیش کرتی ہے کہ کبھی دنیا کے کسی نبی نے ایسی مثال پیش نہیں کی۔ تو آپ فرما رہے ہیں ایسے نفس سے جو سیر نہیں ہوتا۔ لازم ہے کہ اپنا نفس مراد نہیں ہے۔ وہی دنیا مراد ہے جس دنیا کی باتیں فرما

رہے ہیں۔ یعنی آئندہ آنے والی دنیا اور وہ دنیا سیر نہیں ہو گی۔ مادہ پرست سیر ہوتا ہی نہیں وہ جتنا زیادہ مانگے اگر وہ مانگا ہوا بھی سارا اس کو دے دیا جائے تو وہ سیر نہیں ہو گا، مزید چاہے گا کیونکہ اس کی مثال جہنم کی سی ہے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے وہ کہے گی "ھَلْ مِنْ مَّزِیْد" جب بھی خدا ایندھن جھونکے گا تو وہ پوچھے گی کہ اے خدا اور بھی کچھ ہے تو وہ بھی ڈال دے۔

پس یہ متقیوں کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہو رہی، اولیاء کے نفس کی بات ہرگز نہیں ہو رہی، ان کے نفس کی بات بھی نہیں ہو رہی جو کچھ نہ کچھ ایمان رکھتے ہوں۔ کلیۃً ایمان سے نابلد لوگوں کی باتیں ہو رہی ہیں۔ فرمایا کہ ان کا نفس سیر نہیں ہو سکتا۔ پس ان کی دعا سنی بھی جائے تو ھَلْ مِنْ مَّزِیْد کی آوازیں اٹھتی رہیں گی اور پھر، ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں ہوتا میں ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جس کا فائدہ دوسروں کو نہ پہنچے حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو بھی علم تھا دین کا یا دنیا کا آپ نے کلیۃً بنی نوع انسان کے لئے وقف کر دیا تھا اور اپنی امت کو بھی یہی نصیحت فرماتے رہے کہ جتنا علم ہے وہ سارا بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خرچ کرو اور قرآن کریم ان آیات سے بھرا پڑا ہے جن کا مضمون یہ ہے کہ وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ جو کچھ بھی ہم ان کو دیتے ہیں وہ اس میں سے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں۔

تو دیکھیں یہ کیسے ممکن ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اولیاء تو درکنار اپنی امت کے عام لوگوں کے متعلق بھی یہ خطرہ محسوس کیا ہو۔ مگر اس زمانے کے لوگ جو دنیا پرست ہو چکے ہونگے وہ اپنے آپ کو امت سمجھیں گے مگر وہ امت ہونگے نہیں ان کی باتیں ہو رہی ہیں اور جو دنیا میں اپنے آپ کو اپنی تمناؤں، اپنی خواہشات کو جھونک دے، اس کا علم لوگوں کے لئے نفع رساں نہیں ہوتا۔ اب اس میں بظاہر ان حالات سے جو آج کل ہیں ایک تضاد سا دکھائی دے رہا ہے۔ دنیا پرست ہی ہیں جنہوں نے اتنے علوم ایجاد بھی کئے اور اتنے علوم میں غیر معمولی ترقی بھی کی اور اس کے نتیجے میں جو کثرت سے ایجادات کی ہیں وہ ساری نفع رساں ہیں۔ آج کوئی بھی ایسی ایجاد نہیں جس کا آغاز اہل مغرب سے نہ ہوا ہو۔ اس سے بہت پہلے آپ مسلمان دانشوروں کی باتیں تاریخ میں تو پڑھتے ہیں لیکن فی زمانہ جو علم پھیلا ہوا ہے جس کے بے شمار فوائد ہیں آپ اس علم میں اہل مغرب ہی کے محتاج ہیں جو دہریت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں جنہوں نے دنیا کو مادہ پرستی سکھائی۔

تو یہ ایک مسئلہ حل ہونے والا باقی ہے کہ ایسے علم سے جو نفع رساں نہیں کیا ان تینوں سے یہ الگ لوگ ہیں حالانکہ ایک ہی مضمون بیان ہو رہا ہے۔ در حقیقت ان کا علم نفع پہنچانے کی خاطر نہیں بلکہ نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے۔ یہ چھوٹا سا بل دے دیں بات کو تو اصل حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ جتنے علوم دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، جتنی بڑی بڑی یونیورسٹیاں ہیں، جتنی بڑی بڑی لمبی تحقیقات ہو رہی ہیں ان سب کا آخر مقصد یہ ہے کہ ہم نفع اٹھائیں، نہ یہ کہ دنیا کو نفع پہنچائیں۔ کون سا علم ہے، کونسی سائنس ہے جو دنیا کو نفع پہنچانے کی خاطر ایجاد ہوئی ہے۔ نفع حاصل کرنے کی خاطر ہے اسی وجہ سے پیٹنٹ چلتے ہیں اور نئی دوائیں ایجاد ہوتی ہیں جو بے انتہا مہنگی مگر چونکہ ایجاد کرنے میں خرچ اسی لئے کیا گیا تھا کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں اس لئے وہ اپنا حق سمجھتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو تب فائدہ پہنچے جب ان کا منافع ہماری جیبوں میں داخل ہو جائے۔

چند دن ہوئے اس قسم کی بحثیں یہاں انگلستان کے دانشوروں میں اٹھائی گئیں تو بعض دانشوروں نے اصل حقیقت کو پکڑ لیا اور اتنی جرأت دکھائی کہ کھل کر بات کر سکیں۔ انہوں نے کہا اصل خرابی یہ ہے کہ ہم سب خود غرضی میں کرتے ہیں۔ آج ہمیں ایک ایسے نئے دور کی ضرورت ہے اور انہوں نے انگلستان کو دعوت دی کہ یہ دور انگلستان سے شروع ہو تو اس انقلابی دور کا سہرا انگلستان کے ہاتھ میں آجائے گا کہ وہ اپنے دل ٹٹول کر ایسی باتیں کریں، ایسی حکمت عملی بنائیں جس سے واقعۃً بنی نوع انسان کا فائدہ پیش نظر ہو اور اس کی پہچان یہ ہو گی کہ اس فائدے کے دوران اپنا نقصان بھی ہو تو اس کو برداشت کریں۔ یہ وہ مرکزی حکمت کی بات ہے جو قرآن و حدیث کے حوالے سے میں بڑی دیر سے ان کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں اور مجھے بہت خوشی ہوئی کہ اب یہاں سے بھی وہ آواز اٹھنے لگی ہے۔ **اس دنیا کے حالات تبدیل ہو ہی نہیں سکتے جب تک اس مرکزی نکتے کو آپ نہ سمجھ جائیں کہ ایسی کوششوں، ایسی مساعی سے پناہ مانگیں کہ جو بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے نہیں بلکہ اپنے فائدے کے لئے ہوں۔**

پھر فرمایا، اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھٰؤُلَآءِ الْاَرْبَعِ، میں ان چار چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اگر ان چاروں چیزوں سے اللہ کی پناہ مل جائے تو پھر باقی کچھ بھی نہیں رہتا۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔ جن کی دنیا ہی نہیں بلکہ آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے لمحۂ فکریہ ہے کیا ہم بھی جو جو کوششیں کرتے ہیں اس کا آخری مقصد محض اپنے آپ کو فائدہ پہنچانا تو نہیں، کیا ہماری جستجو، ہماری تحقیقات، ہماری کوششیں اس لئے وقف ہیں کہ لوگوں کو فائدہ پہنچا کر اللہ کی رضا حاصل کریں تو یہ خشیت ہے، یہ خشوع ہے۔ **ہر چیز میں اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاتے چلے جائیں کیونکہ اللہ ان بندوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی خاطر اس کے بندوں سے محبت کرتے ہیں اور جو اس کی خاطر اس کے بندوں کے لئے مختلف نفع بخش تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔** پس آپ کا ہر علم اس کام کے لئے وقف ہو جانا چاہئے اور میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اس نصیحت کو بڑے غور سے سمجھے گی اور اپنے پلّے باندھ لے گی۔

جہاں تک خشوع کا تعلق ہے یہ خیال کیا جاتا ہے کہ راتوں کو چھپ کر ہی خدا کے حضور رونا خشوع ہے اور دن کو خدا کے حضور رونا خشوع نہیں ہے، یہ بات درست نہیں ہے۔ اللہ کی یاد جب دل پر قبضہ کر جائے اور انسان اس کے لئے اپنے آپ کو دنیا سے الگ کر لے تو اس وقت خشوع پیدا ہونا ایک لازمی حصہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی ایسی روایات کثرت سے ملتی ہیں جن میں رات کی خشوع کا ذکر ہے۔ یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یا دوسری امہات المومنین کی کہ رات کو چھپ کر آپ خدا کے حضور رویا کرتے تھے مگر ان روایات کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں جہاں دن کے وقت آپؐ کے خشوع کا ذکر بھی ملتا ہے۔ چنانچہ انہی روایات میں سے ایک روایت مسند احمد بن حنبل سے میں نے اخذ کی ہے۔ بَابُ مَا جَآءَ فِی بُکَآءِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ وہ باب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آہ و بکا کے متعلق ہے کس طرح آپ گریہ وزاری کیا کرتے تھے۔ حضرت مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپؐ نماز پڑھ رہے تھے۔ اب دو باتیں اس میں قابل توجہ ہیں۔ آدھی رات کو اٹھ کے تو نہیں لوگ سیدھا رسول اللہ ﷺ کے خلوت خانوں میں چلے جایا کرتے تھے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ پھر دوسری بات یہ کہ وہ پبلک جگہ تھی غالباً مسجد تھی جہاں ہر کس و ناکس جا سکتا تھا۔ تو حضرت مطرفؓ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے اللہ تعالیٰ کے حضور رونے کی وجہ سے ہنڈیا کے ابلنے کی جیسی آواز آ رہی تھی۔ پس یہ جس طرح ہنڈیا ابلتی ہے یہ نقشہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رونے کے متعلق بیان فرمایا ہوا ہے جو رات کے وقت تھا۔ دن کو بھی آپ کے سینۂ مبارک کا یہی حال ہوتا تھا۔ اور بعینہٖ وہی لفظ ایک اور راوی جس نے دن کو آپ کو دیکھا استعمال کر رہا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس سے بہتر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قلب کی حالت کے بیان کے لئے اور کوئی محاورہ نظر نہیں آتا۔ جو محاورہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سوجھا بعینہٖ وہی محاورہ حضرت مطرف کے والد نے استعمال فرمایا۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ آپ کے سینۂ مبارک سے ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جیسی آواز آ رہی تھی۔

پس نمازوں میں اس قسم کا رونا اختیار کرنا چاہئے۔ مگر جب میں کہتا ہوں 'اختیار کرنا چاہئے' تو اس کے نتیجے میں مجھے ایک خوف بھی پیدا ہوتا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس حالت میں بھی گریہ وزاری کر رہے تھے دکھانا مقصود نہیں تھا اور سنانا مقصود نہیں تھا لیکن بعض دفعہ لوگوں کے رونے کی اور چلّانے کی آواز اس طرح آتی ہے کہ گویا وہ خدا کی طرف توجہ کرنے سے زیادہ اپنی توجہ مبذول کروا رہے

EARLSFIELD FOUNDATION

(Hospital Division)

Competition for young Architects to design a Hospital

First Prize	100,000 rp
Second Prize	50,000 rp
Third Prize	25,000 rp

For further details write to:

The Manager

175, Merton Road .London

SW18 5EF. U.K.

ہیں۔ ایسی حالت میں آوازوں کو دبانا چاہئے۔ یہ مثال ہے اصل میں اس کے اندر یہ مضمون داخل ہے۔ ہنڈیا کے ابلنے کی آواز جب قریب جاؤ تو آیا کرتی ہے۔ دوسرے ہنڈیا کی چیخوں کی آواز آپ نہیں سنا کرتے۔ پس وہ چیخ و چہاڑ جو بعض لوگ نمازوں میں مچاتے ہیں وہ تو سب نماز پڑھنے والوں کی نمازیں خراب کر دیتی ہیں۔ جب نمازوں کے علاوہ کوئی دعا ہو اور اس میں بے اختیار چیخ نکل جائے تو اس پر کوئی حرف نہیں لیکن خصوصیت سے نماز کے وقت چیخوں سے اجتناب لازم ہے کیونکہ اس سے دوسرے تمام نمازیوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ صرف چند ہی ہیں جو رونے پیٹنے والے ہیں باقی سب کو خشوع کا علم ہی کچھ نہیں۔ یہ غلط ہے۔

اس لئے ہنڈیا کے ابلنے کے مضمون کو پیش نظر رکھیں اور یاد رکھیں جب دل میں گڑگڑاہٹ اٹھتی ہے تو قریب کے لوگوں کو اس کی آواز بھی آجائے گی مگر اس وقت اپنے اوپر ضبط کرنا اور چیخیں نہ مارنا بتا رہا ہے کہ جو گڑگڑاہٹ کی آواز ہے وہ بے اختیاری کی حالت ہے اس کو دبایا جا ہی نہیں سکتا۔ جس طرح وہ آنسو جو بے اختیار نکل آئیں ان کو لوگ آخر دیکھ ہی لیتے ہیں مگر جن پہ کوئی اختیار نہ رہے وہ آنسو ہیں جو خدا کی محبت میں بہنے والے آنسو ہیں از خود پھوٹتے ہیں اور پھر دیکھنے والے دیکھتے بھی ہیں۔

ایک اور روایت حضرت ابوامامہؓ سے اخذ کی گئی ہے یعنی ان کی یہ روایت ہے۔ ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ اب دو قطرے اور دو نشان کتنی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں۔ مگر اللہ کی پسند کیا ہے۔ دو قطرے اور دو نشان۔ یہ قطرے جس کو نصیب ہو جائیں وہ فلاح پا جائے گا۔ اور یہ نشان جس کے بدن پر لگ جائیں وہ یاد رکھے کہ ہمیشہ اللہ ان نشانات کو پیار اور محبت سے دیکھتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ کو تو ہم سے کچھ بھی نہیں چاہئے سوائے سچے عشق اور سچی محبتوں کی علامتوں کے۔ ہمیں اس سے سب کچھ چاہئے۔ پس جب وہ ان چھوٹی چھوٹی چیزوں کی بھی اتنی قدر فرماتا ہے آنحضورؐ فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز بھی پیاری نہیں۔ اس سے اندازہ کریں کہ ہم اپنی زندگی کو اس طرح ڈھال سکتے ہیں کہ ہر حال میں زندگی کے ہر لمحے میں اللہ کی نظر ہم پر پڑتی رہے۔

قطرے تو ضروری نہیں ہمیشہ جاری رہیں مگر ساتھ ہی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ان نشانوں کا ذکر فرمادیا جو ہمیشہ رہتے ہیں تو اللہ کبھی بھی آپ سے غافل نہیں رہتا حالانکہ آپ بسااوقات اللہ سے غافل ہو جایا کرتے ہیں۔ یہ اس پہلو سے بہت ہی دلچسپ حدیث ہے اب میں اس کی تفصیل پڑھ کے سناتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں۔ ایک خدا تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسوؤں کا قطرہ۔ 'ایک قطرہ' جو زندگی میں کبھی کبھی بھی بہایا جا سکتا ہے فرمایا اللہ کو وہ قطرہ عزیز ہے۔

دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ۔ یعنی جو شہید ہو جاتے ہیں ان کے تو سارے خون بہہ جاتے ہیں مگر اللہ کی راہ میں اگر خون کا ایک قطرہ بھی بہے تو وہ قطرہ بھی اللہ کو عزیز ہے۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ شہداء کا خون جو بہتا ہے وہ خدا کو کیسا عزیز ہوگا۔ پس یہ خون کا قطرہ تو ہر ایک کو نصیب نہیں ہے جو خدا کی راہ میں بہایا جائے۔ آنسوؤں کا قطرہ نصیب ہوتا ہے مگر وہ بھی ہمیشہ نہیں اور یہ خون کا قطرہ تو کچھ خوش نصیبوں ہی کو ملا کرتا ہے۔ چنانچہ **جماعت احمدیہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا یہ بڑا احسان اور بڑا فضل ہے کہ وہاں ہزارہا ایسے احمدی ہیں جن کو خدا کی راہ میں کچھ خون بہانے یا کم سے کم خون کا ایک قطرہ بہانے کا موقع ضرور عطا ہو گیا ہے۔** اس پہلو سے یہ ایک عظیم سعادت ہے جس کی کوئی مثال آپ کو دنیا میں دکھائی نہیں دے گی کہ اس کثرت سے ایک قوم ہو جس میں ہزارہا لوگوں کو اللہ کی خاطر اپنا خون بہانے کی سعادت نصیب ہو گئی۔

اس کے برعکس آپ کو دنیا میں اور بھی بہت سے فوج کش مسلمان دکھائی دیتے ہیں جو آپس میں بھی لڑتے ہیں اور بعض دفعہ دوسروں کے خلاف بھی فوج کشی کرتے ہیں یا فوج کشی نہیں بھی کرتے تو فساد برپا کرنے کے لئے بم کے دھماکے ضرور کر دیتے ہیں۔ جو ظلم کرنے والے یا فوج کشی کرنے والے ہیں ان کے خون کے قطروں کا یہ ذکر نہیں ہے، نہ ان خون کے قطروں کا ذکر ہے جن کو بعض ظالموں نے اڑا دیا کیونکہ خدا کی خاطر ایسا نہیں کیا گیا۔ یاد رکھیں یہاں خدا کی خاطر قطرہ بہانے والوں کا ذکر ہے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ طالبان کی بات کریں تو طالبان جو خون بہاتے ہیں وہ خدا کے منشاء کے خلاف بہاتے ہیں۔ اس لئے ان کا اپنا بہنے والا خون کیسے خدا کی رضاجوئی کا موجب بن سکتا ہے جن کی زندگیاں وقف ہوں لوگوں پر ظلم کرنے کے لئے اور ناحق خون بہانے کے لئے۔ اگر اس سلسلے میں ان کا خون بہتا ہے تو ضائع ہو رہا ہے۔ وہ زمین کو گندہ کر رہا ہے کیونکہ ہر وہ خون کا قطرہ جو خدا کی منشاء کے خلاف بہایا جائے وہ اس کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے اس کی رضاجوئی کا موجب نہیں ہوتا۔

پس ایسی مثالوں سے آپ معاملے کو مشتبہ نہ ہونے دیں۔ ایسے لاکھوں ہیں جو اس طرح بظاہر خدا کی خاطر جہاد کرنے کے لئے نکلتے ہیں لیکن ان کے جہاد کے مقصد فتوحات ہیں جو سیاسی فتوحات ہیں، ان کے جہاد کے مقاصد میں اگر دینی فتوحات ہیں تو ایسی فتوحات ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم میں بھی نہیں تھیں کہ ایسی فتوحات کو اسلامی کہا جا سکتا ہے۔ ٹیریٹوریل (Teritorial) یعنی جغرافیائی فتوحات ہیں۔ اور جہاں یہ کہتے ہیں کہ ہم اسلام کی خاطر لڑ رہے ہیں وہاں اسلام کو جبراً نافذ کرنے کی کوشش میں لڑتے ہیں۔ اب یہ جبراً اسلام کا نفاذ جو ہے یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت سے اس طرح ٹکرا رہا ہے کہ آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کی آیت سے ٹکرا رہا ہے، لکم دینکم ولی دین کی آیت سے ٹکرا رہا ہے۔

پس یہ اچھی طرح پیش نظر رکھ لیں کہ **خدا کی خاطر دین کو جبراً نافذ کرنا خدمت دین نہیں ہے۔ یہ دین سے شدید دشمنی ہے۔** کیونکہ جن لوگوں پر جبراً دین نافذ کیا جائے ان کے دل میں دین سے سخت تنفر پیدا ہوتا ہے اور وہ ایسے ملکوں سے بھاگتے ہیں جہاں یہ ہو رہا ہے۔ بہت سے پناہ گزین آپ کو جو لاکھوں کی تعداد میں ہیں افغانستان سے بھاگے ہوئے جرمنی یا دوسرے ملکوں میں ملتے ہیں ان سے آپ پوچھ کے دیکھ لیں وہ خدا کے نام پر جبر سے بھاگے ہیں اور ان کو اس جبر نے دینی پہلو سے ذرہ بھی فائدہ نہ دیا۔ اگر وہ تلوار سے ڈر کر کوئی عبادات بظاہر خدا کی خاطر بجالا رہے ہوں وہ تو تلوار کی عبادات ہیں، ان کا خدا سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جب بھاگتے ہیں تو ایسی قوموں کی طرف بھاگتے ہیں جن کا واقعۃً خدا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یعنی خدا کے نام پر جبر تو نہیں کرتے مگر ایسے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں جو خدا سے ڈر کے بھاگے ہوئے ہوں یا خدا والوں سے ڈر کر بھاگے ہوئے ہوں اور اس کے نتیجے میں کلیۃً مادہ پرست بنا دیتے ہیں۔ پس ایسی قوموں کا میں نے مطالعہ کیا ہے، خصوصاً جرمنی میں بکثرت آباد ہیں، وہ اکثر پھر مادہ پرست ہو جاتی ہیں اور اگر دین نام کی کوئی چیز ان کے اوپر مسلط بھی ہو تو وہ بھی جبری دین ہے۔ پس یہ چیزیں دین کا حلیہ بگاڑنے والی چیزیں ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس قطرۂ خون کی باتیں کر رہے ہیں ان کا آج کی دنیا میں مسلمانوں میں بھی نشان دکھائی نہیں دیتا۔ اگر ہے تو ان احمدیوں پر اطلاق ہونے والا یہ فرمان نبوی ہے جن کا روزانہ دین کے رستے میں خدا کی خاطر خون بہایا جاتا ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جب پاکستان میں کسی نہ کسی طرح احمدیوں کا خون نہ بہایا جا رہا ہو۔ عوام ان کو مارتے ہیں، مولوی اٹھاتے ہیں ان عوام کو کہ ان کو مارو، ان پر پتھراؤ کیا جاتا ہے، ان کو گلیوں میں گھسیٹا جاتا ہے، ان پر چاقوؤں سے حملے کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن اس سے بہت زیادہ چیزیں اس قوم کو خدا تعالیٰ سبق کے طور پر دکھلا بھی رہا ہے اور احمدیوں کو یہ فرق پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ان کے قطرے تو خدا کے ہاں مقبول ہیں لیکن جن کے خون ٹنوں کے حساب سے بہائے جا رہے ہیں ان کا ایک بھی قطرہ خدا کو مقبول نہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ ان میں نہیں بلکہ ان میں شامل ہیں جو خدا کی خاطر خون بہاتے ہیں۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی اس حدیث کو میں دوبارہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا دوسرا خدا تعالیٰ کی راہ میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ، اور خون کا ایک قطرہ محاورۃً اس بات کی طرف بھی اشارہ کر رہا ہے کہ بہت کم خون بہانے والے ہونگے۔ وہ آئندہ زمانہ جس کی باتیں ہو رہی ہیں ان میں شاذ ہی خدا کی خاطر خون کے قطرے آنکھوں سے بہیں گے یا جسموں سے بہیں گے تو جب ایک چیز کم ہو جائے تو اس کی قدر بڑھ جایا کرتی ہے۔ پس اس پہلو سے اس حدیث کا یہ معنی ہوگا کہ جس دور میں اللہ کے نزدیک اللہ کی خاطر خون بہانے والے بہت کم رہ جائیں گے تو اللہ قطرے قطرے پر پیار کی نظر رکھے گا۔ اگر پیاسا ہو تو وہ

شمالی جرمنی کی گائے کے بہترین گوشت سے تیار شدہ

سلامی اور شنکن

(SALAMI & SHINKEN)

عمدہ کوالٹی اور پورے جرمنی میں بروقت ترسیل کے لئے ہمہ وقت حاضر

پیزا (PIZZA) کے کاروبار میں آپ کے معاون

احمد برادرز

خالص گائے کے گوشت سے تیار شدہ سلامی اور شنکن کے خواہشمند حضرات بذریعہ ٹیلیفون فری سروس سے فائدہ اٹھا کر بازار سے بارعایت اور تازہ مال حاصل کر سکتے ہیں

آج ہی رابطہ کیجئے

CH.IFTIKHAR & BROTHERS

TEL: 04504-201 FAX: 04504-202

بعض دفعہ شبنم کا ایک قطرہ بھی چاٹتا ہے خواہ اس سے پیاس بجھے نہ بجھے مگر اللہ نے تو محبت سے اس کو چنا ہے پیاس بجھانے کی خاطر تو نہیں۔ اس لئے قطرے قطرے پر نظر رکھے گا۔ اس خون کے قطرے پر جو خدا کی خاطر بہایا جا رہا ہے۔

لیکن جو دوسری بات میں نے کہی تھی وہ نشان، وہ نشان کیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ پیشانی پر جو نشان پڑتا ہے یہ وہ نشان ہے جو خدا کی خاطر لگایا جاتا ہے۔ بعض لوگ نہ بھی کوشش کریں تو کبھی ان کے نشان پڑ بھی جاتا ہے۔ مگر ایک نشان ہے جو خالصۃً اللہ کی عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اور عام عبادت کرنے والوں کے جسم پر بھی پڑتا ہے اس سے کوئی مستثنیٰ نہیں ہے اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں نے دکھاوے کی خاطر یہ نشان ڈالا اور فلاں شخص نے للّٰہی محبت کی وجہ سے یہ نشان پڑنے دیا اور یہ نشان ہے جو پاؤں پر ہے، ماتھے پر نہیں۔ جتنے نماز پڑھنے والے ہیں کوئی بھی ہوں دکھاوے کی پڑھتے ہوں یا سچی پڑھتے ہوں ان کے پاؤں کے اوپر ایڑی کے نیچے ایک گٹہ سا ضرور پڑتا ہے اور یہ گٹہ جو ہے یہ اگر پہچان کے دیکھیں غور سے تو آپ کو اپنے پاؤں پہ بھی ضرور دکھائی دے گا اور باقی سب لوگوں کے پاؤں پر بھی دکھائی دے گا۔

تو اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا یہ فرمان سنیں۔ خدا تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض کی ادائیگی کے نتیجے میں پڑنے والا نشان۔ اب فرائض کی ادائیگی میں یہاں ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے عبادت کا ذکر نہیں فرمایا اس لئے وہ مضمون بھی جو میں نے بیان کیا ہے درست ہے اس پہلو سے کہ خدا کی طرف سے عائد کردہ فرائض کے سلسلے میں پڑتا ہے لیکن اور بھی بہت سے فرائض ہیں۔ اب دنیا میں جتنے بھی محنت کرنے والے ہیں ان کے ہاتھوں پر نشان پڑ جاتے ہیں مگر جو اللہ کے لئے وقار عمل کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پہ نشان پڑتے ہیں۔ تو دونوں نشانوں میں ایک فرق ہے۔ اللہ فرماتا ہے جو میری خاطر کام کرتا ہے اس کے بدن پہ جہاں بھی نشان پڑے گا وہ لازم نہیں کہ پاؤں پر ہی پڑے جہاں بھی پڑے گا اللہ اس کو پیار سے دیکھے گا۔ تو آپ میں سے لاکھوں احمدی ہیں جن کو خدا کی خاطر وقار عمل کی توفیق ملی ہے۔ انگلستان میں بھی بڑی بڑی عمارتیں جماعت احمدیہ نے وقار عمل کے ذریعے تعمیر کی ہیں اور ہر سال خدام کا اجتماع ہو یا انصار کا یا لجنات کا دیکھیں کتنی محنت کرنی پڑتی ہے۔ جلسہ سالانہ پر بھی بعض لوگوں کو اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ سارا سال وہ کام کرتے ہیں اور اگر وہ غور کر کے دیکھیں تو اس محنت کے نتیجے میں لازماً ان کے جسم پر کوئی نشان پڑ جاتے ہیں۔ ایسے نشان جب پڑ جاتے ہیں جن کی طرف ان کو جب تک توجہ نہیں دلائی گئی توجہ ہوئی ہی نہیں ہوگی۔ لیکن اللہ کی ان کی طرف توجہ ہے۔ کتنا مہربان ہے، کس قدر اپنے بندوں پر پیار اور محبت کی نظر ڈالنے والا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ ان نشانوں کو دیکھتا ہے اور محبت کرتا ہے ان سے اور ایسے نشانوں سے زیادہ اس کو کوئی نشان عزیز نہیں جو خدا کی خاطر پڑ گئے ہوں۔ اس 'خدا کی خاطر' لفظ نے پاؤں کے نشانوں کو بھی دوسرے لوگوں کی عبادت سے ممتاز کر دیا کیونکہ جن کی عبادت خالصۃً للہ نہیں ان کے نشان بھی للہ نہیں اور ایک ایسا امتیاز کر دیا جو کھلم کھلا ہر ایک کو دکھائی دے سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی خاطر وقار عمل کرنے والوں کی دنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو جماعت احمدیہ ہے۔ دوسرے لوگ جو کام کرتے ہیں بعض دفعہ جہاد کے نام پر بھی ان کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے لیکن جو جہاد ہی اللہ کے ہاں مقبول نہ ہو اس کو جہاد کا نام تو دیا گیا ہو مگر وہ محض دنیا میں ایک فساد پھیلانے کا ذریعہ بنا ہوا ہو اس سلسلے میں جتنے نشان پڑتے ہیں وہ الگ ہیں۔ میں جن نشانوں کی بات کر رہا ہوں وہ بالکل الگ نشان ہیں اور کسی ہنگامی خطرے کے وقت کے وہ نشان نہیں ہوتے۔ اب خدا کو کون سا خطرہ ہے، کونسی مصیبت پڑی ہوئی ہے کہ وہ دوڑے جائیں اور اللہ کی خاطر کدالیں اٹھالیں۔ یہ جو دوسرے نشان ہیں یہ ہمیشہ خطروں کی علامتیں ہیں۔ جب بڑے بڑے بند لگانے پڑتے ہیں سیلابوں کے خطرے سے، جب فوجوں کو خطرہ درپیش ہو وہ کھدائی کرتی ہیں اپنے مورچوں کی تو یہ اور مضمون ہے۔ ہر جگہ اپنے نفس کا بچاؤ شامل ہے اس میں، لیکن جن خدام کو بلایا جاتا ہے یا جن انصار کو وقار عمل کے لئے بلایا جاتا ہے، لجنات کو بلایا جاتا ہے، ان کو دنیا سے کون سا خطرہ ہے جس سے پناہ ڈھونڈتے ہوئے وہ ان خدمتوں کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ نہ آئیں تو امن سے گھر میں بیٹھیں گے کوئی دباؤ نہیں، کوئی قانون نہیں جو ان کو مجبور کر رہا ہو اور جماعت کی طرف سے تحریص ہے صرف، دعوت ہے کہ آجاؤ، نہ آؤ تو کوئی گناہ نہیں۔ جماعتی کاموں، جماعتی خدمتوں سے ان کو ہرگز محروم نہیں کیا جاتا اس جرم میں کہ وہ وقار عمل میں شامل نہیں ہوئے۔

پس یہ باریک فرق ہیں جن کو آپ پیش نظر رکھیں تو میرا یہ دعویٰ بالکل درست ثابت ہوگا کہ **اللہ کی خاطر جن نشانوں کا اس حدیث میں ذکر ہے وہ نشان آج احمدیوں کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں اور بڑی بھاری سعادت ہے۔ پس آپ بھی کبھی کبھی ان نشانوں کو پیار سے دیکھا کریں جن کو خدا پیار سے دیکھتا ہے** اور اس دیکھنے کا لطف ہی کچھ اور ہوگا۔

اب آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک اور حدیث مُسلم کتابُ الزّکوٰۃ بابُ فَضْلِ اخفَاءِ الصَّدقَۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا، جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔ یہ حدیث بظاہر قیامت سے تعلق رکھتی ہے یعنی اخروی زندگی میں جو حشر برپا ہوگا لیکن اس دنیا میں بھی ایسے مواقع آتے ہیں قومی سطح پر اور بعض دفعہ عالمی سطح پر جبکہ کوئی سایہ خدا کے سائے کے سوا پناہ نہیں دے سکتا بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بعض سائے مضر ہونگے، بعض سائے ایسے ہونگے جو ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہونگے۔

اب یہ سائے کا مضمون جو ہلاکت کی طرف لے جانے والا ہے وہ دو معنے رکھتا ہے۔ ایک ان قوموں کا سایہ جن کے سائے تلے آپ دنیاوی منفعت کی خاطر آ گئے ہوں۔ ان کا سایہ عالمی خطرات کے وقت آپ کو ہمیشہ جہنم میں جھونکے گا۔ جب جنگ عظیم ثانی ہو رہی تھی تو برطانیہ کے سائے میں جتنے ممالک تھے وہ سارے اپنے باشندوں کو آگ کی جہنم میں جھونک رہے تھے تو وہ سایۂ امن دینے والا سایہ تو نہیں تھا۔ وہ تو خطرات پیدا کرنے والا سایہ تھا اور اس کے علاوہ بھی بظاہر وہ سایہ جو اقتصادی سایہ ہو، اقتصادی خطروں سے پناہ دیتا ہے مگر اگر آپ غور سے دیکھیں تو اس سائے میں آپ کی رہی سہی دولت بھی ہاتھ سے جاتی رہے گی۔ جس قوم نے بھی اس سائے کو قبول کیا ہے اس سائے نے ان کو کبھی امن نہیں دیا۔ وہ ہمیشہ ایک بدحالی سے دوسری بدحالی کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں ان کا سارا مال و زر لوٹ لیا جاتا ہے بظاہر اقتصادی چھتری کے نتیجے میں۔ تو قرآن کریم نے جس سائے سے ڈرایا ہے اس میں یہ ڈراوا بھی شامل ہے کہ اللہ تمہیں اس سائے سے ڈراتا ہے جس کے نیچے کوئی امن نہیں ہوگا وہ تباہ و برباد کرنے والا سایہ ہوگا۔

دوسرا وہ سایہ **جو دھوئیں کی طرح اٹامک وارفیئر کے وقت اٹھتا ہے وہ بھی بعینہ اس وقت کا سایہ ہے جس میں سوائے اللہ کے سائے کے کوئی سایہ امن نہیں دے سکتا اور ایسے خطرات اب دن بدن قریب آ رہے ہیں۔ عالمی لحاظ سے بھی قریب آ رہے ہیں اور بعض ممالک کے لحاظ سے بھی قریب آ رہے ہیں۔ یہ سارا جو ریجن ہے یعنی وہ خطہ جس میں ایران، افغانستان،**

VELTEX INDUSTRIES INC.

. . . . *the worldclass fabric manufacturers*

Specializing

in

velvet, twill, denim, jacquard, pinpoint

at competitive pricing with best quality.

BUYING FACTORY DIRECT IS THE ANSWER

Wholesaler,

readymade garments producers

& converters are welcome

Pleasecontact:

Corporate Office,

VELTEX INDUSTRIES INC.

4th Floor, 14726 Ramona Avenue

Chino Hills, California 91710, USA

Phone: (909) 393-9935

Fax: (909) 393-8117

Web site: www.veltex.com

e-mail: veltex@veltex.com

پاکستان، ہندوستان، کشمیر وغیرہ یہ سب شامل ہیں ان سب خطہ ہائے ارض پر وہ سایہ منڈلا رہا ہے اور بعید نہیں کہ کسی وقت یہ سایہ اپنا ظلم ان پر برسانے لگے۔ فرمایا، جو ایسے سائے سے بھی پناہ مانگتا ہو اس کو اللہ تعالیٰ امن دے دے گا کیونکہ جو یہ سات صفات اپنے اندر رکھتا ہے اس کو ایسے ہر سائے سے بچا کر اللہ اپنے سائے تلے لے آئے گا۔ یہ خوش خبری ہے جو خاص طور پر ملحوظ رکھنے والی ہے۔ اس لئے اب میں ان سات صفات کا ذکر کرتا ہوں جن کو اپنانے کے نتیجے میں دنیا کے خطرناک سایوں سے اللہ کا سایہ انسان کو پناہ دے گا۔

فرمایا اول امام عادل۔ اب بتائیں کہیں ہے امام عادل جو آپ کو دکھائی دیتا ہو، وہ قوم کا سربراہ جو عادل ہو میں نے تو دنیا میں ہر طرف نظر دوڑا کے دیکھا ہے، مجھے تو کہیں عادل سربراہ دکھائی نہیں دیتا۔ تو مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کہیں بھی وہ مقام وہ خطہ واقع نہیں جس کو اللہ کا سایہ بچائے کیونکہ پہلی شرط امام عادل کی ہے اور دراصل امام عادل کا سایہ ہی اللہ کا سایہ ہوا کرتا ہے۔ اردو محاورہ تھا بادشاہ کو ظل اللہ کہا کرتے تھے اللہ کا سایہ، مگر اس وقت بادشاہت کی تعریف اور ہوتی تھی۔ بادشاہت کی تعریف میں عدل داخل سمجھا جاتا تھا، اس کا ایک لازمی جزو سمجھا جاتا تھا اس وقت اسے ظل اللہ کہتے تھے۔ اب تو ان دنیاوی عادلوں کو امیر المومنین یا ظل اللہ کہنا خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی گستاخی ہے۔ ایسی بھیانک تصویر ابھرتی ہے ان کے عدل کی کہ اس کے بعد ایسے لوگوں کو امیر المومنین قرار دینا تو حیرت انگیز بات ہے۔ کہتے ہیں جیسی روح ویسے فرشتے جیسا امیر المومنین ویسے ہی مومنین ہونگے اور واقعۃً ہیں۔ تو عدل سے عاری امیر ہوں جہاں وہاں اللہ کے سایہ کے پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان کا سایہ بھی مہلک اور جس نام پر وہ سایہ ڈال رہے ہیں اس نام کی شمولیت کی وجہ سے وہ اور بھی زیادہ مہلک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ جو اللہ کا سایہ نہ ہو اور مہلک ہو اسے اللہ کا سایہ قرار دیا جائے تو یہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کے لئے ایک اور وسیلہ بن جاتا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اللہ کے پیار کی نظر پڑے اور وہ اپنا سایہ پھیلا دے، برعکس مضمون ہوگا۔ اب آگے چونکہ چھ اور باقی رہتے ہیں اس لئے انشاء اللہ ان کا ذکر اگلے خطبہ میں شروع کروں گا۔ کچھ اور بھی احادیث ابھی باقی ہیں۔

خلافت لائبریری ربوہ

خلافت لائبریری ربوہ جماعت کی لائبریری ہے۔ اس میں جماعت کی شائع شدہ کتب اور دیگر مذہبی کتب کے علاوہ ہر شعبہ ہائے زندگی سے متعلق لٹریچر اکٹھا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وقت یہ لائبریری قیمتی اور نایاب لٹریچر کا خزانہ ہے جہاں جماعتی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس وقت لائبریری میں تقریباً ایک لاکھ دس ہزار سے زائد کتب موجود ہیں۔

جدید علوم اور نت نئی تحقیقات جو ساری دنیا میں ہو رہی ہیں ان سے جماعت کو آگاہ رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ان سے متعلق کتب، رسائل اور دیگر مواد کو لائبریری میں محفوظ کیا جائے۔ اس پہلو سے آپ کے ملک میں شائع ہونے والی کتب، رسائل، مائیکرو فلم، ویڈیو کیسٹ وغیرہ میں سے جو بھی آپ مناسب خیال فرمائیں کہ اس کا خلافت لائبریری میں ہونا ضروری ہے کیونکہ ان سے جماعت کے مؤقف کے ثبوت میں مدد مل سکتی ہے یا نئے اعتراضات کا جواب دیا جا سکتا ہے تو ضرور لائبریری کو مطلع فرمائیں اور ایسے مواد کے حصول کے سلسلہ میں ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ فجزاکم اللہ۔

(صدر خلافت لائبریری کمیٹی، ربوہ)

SATELLITE WAREHOUSE

CNN

Muslim TV AHMADIYYA

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey GU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

لہسن (Garlic) کے فوائد و استعمال

(نذیر احمد مظہر۔ احمد نگر)

لہسن روزمرہ کے استعمال میں آنے والی ایک ترکاری ہے۔ مگر ان ننھے منے دانوں میں خالق کائنات نے عجیب خواص پیدا کر دیئے ہیں جو بہت سی امراض میں بغرض علاج و تحفظ مستعمل ہیں۔

لہسن خون کے دباؤ کو کم کرتا ہے۔ نظام دوران خون کو باقاعدہ بناتا ہے اور خون کی رگوں کی بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ خون کی رگوں کو کشادہ کر کے ہائی بلڈ پریشر کو صحیح کرتا ہے۔ خون میں چربی کی مقدار کو گھٹاتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کے نتیجے میں لاحق ہونے والے دوران سر (سر چکرانا) اور دردسر کو مفید ہے۔

لہسن پیٹ اور موٹاپے کو کم کرتا ہے۔ بھوک بڑھاتا اور ریاح کو خارج کرتا ہے لہسن کے استعمال سے پیٹ کے اندر کیڑے پیدا نہیں ہونے پاتے۔ اور پہلے سے پیدا شدہ کیڑوں کو ہلاک کرتا ہے۔ انتڑیوں کے تعفن کو دور کرتا ہے۔ جراثیم کو مارتا اور مفید صحت بیکٹیریا کی افزائش کرتا ہے۔ جسم کے مدافعانہ نظام کو مضبوط بناتا اور وبائی امراض کے دفاع کے لئے جسم کو قوی تر کرتا ہے۔ ہاضمہ کو طاقت دیتا ہے۔ معدہ کی فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے لہٰذا بدہضمی میں مفید ہے۔ اس کے مسلسل استعمال سے معدہ اور انتڑیوں میں غذا کو ہضم کرنے والی معاون رطوبتوں کی پیدائش بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا ہضم میں معاون ہے۔ انتڑیوں کی حرکت کو تحریک دے کر اجابت کھلی لاتا ہے اور پرانی قبض کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح بواسیر کے لئے بھی مفید ہے۔ لہسن امراضِ تنفس۔ مثلاً پرانی کھانسی، بلغمی دمہ، ٹی بی و سردی کے بخاروں میں مفید ہے۔ جمع شدہ بلغم کو خارج کرتا ہے۔ گلے اور آواز کو صاف کرتا ہے۔ خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ اور قوت مدافعت مرض کو قوی کرتا ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ خناق اور گلے کے ورم میں اس کی چند تریاں چبا کر رس نگلنے سے ورمِ حلق اور خناق کو فائدہ ہوتا ہے۔ پیشاب کھل کر آتا ہے اور پتھری کو خارج کرتا ہے۔ نیز نسوانی ایام کھل کر آتے ہیں۔

کان درد اور بہرہ پن میں لہسن کی (۲) تریاں ایک اونس یا نصف چھٹانک تیل سرسوں میں جلا کر کان میں ڈالنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

لہسن استعمال کرنے کے مختلف طریقے

(۱) لہسن کی چند تریاں چھیل کر چاقو سے کتر کر بغیر چبائے نگل لیں اور چند دانے چھوٹی الائچی کے منہ میں رکھ لیں تاکہ بو نہ آئے۔ یہ سب سے مفید اور آسان طریقہ ہے۔

(۲) لہسن کی چٹنی۔ لہسن، انار دانہ، پودینہ، ادرک اور نمک مرچ کی چٹنی تیار کریں۔ یہ چٹنی مفید ہونے کے ساتھ ساتھ لذیذ بھی ہے۔

(۳) لہسن کا سالن۔ نصف تا ایک اونس لہسن کا سالن پکا کر کھانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ تنہا پکائیں یا کسی دوسرے سالن میں ملا کر پکائیں

(۴) **کیپسول** ۔ دانہ الائچی خورد ۵۰ گرام لے کر گرائنڈر میں پیس لیں اور لہسن جو چند گھنٹے پہلے پانی میں بھگو کر رکھا گیا ہو جوسر (juicer) میں ڈال کر رس نکالیں اور یہ رس سفوف دانہ الائچی پر اس قدر ڈالیں کہ خوب تر ہو جائے پھر اسے اچھی طرح خشک کر لیں۔ اور خالی کیپسولز میں بھر کر شیشی مین محفوظ رکھ لیں۔

مقدار خوراک۔ دو کیپسول صبح، دو دوپہر اور دو شام پانی کے ہمراہ لے لیں۔ اس طریق سے کھانا بھی آسان ہے اور بدبو کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔

نقائص و ہدایات

لہسن کے کھانے سے منہ سے بدبو آتی ہے اسی لئے حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ اسے کھا کر کوئی شخص مجمع میں نہ جائے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ اس کا ایک آسان حل اوپر بیان ہو چکا ہے۔ گرم مزاجوں کے لئے مضر ہے نیز یہ یاد رہے کہ لہسن کا استعمال باقاعدگی سے عرصہ دراز تک کرنے سے تسلی بخش نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ کبھی کبھار کے استعمال سے کسی بڑے فائدہ کی توقع عبث و فضول ہے۔

لہسن کے پیٹنٹ مرکبات

ڈاکٹر ریکوگ اینڈ کمپنی جرمنی نے لہسن سے ایک مرکب کپسولوں کی شکل میں تیار کیا ہے۔ جو آر نمبر ۷۹ کے نام سے بڑے ہومیو پیتھک سٹوروں سے دستیاب ہے۔ اس کا فارمولا درج ذیل ہے۔ لہسن کراٹیگس، وسکم البم۔

یہ مرکب خون میں چربی کی زیادتی اور دوران خون کی دوا ہے۔ لہسن کے فوائد کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے۔ وسکم البم خون کے گاڑھے پن کو دور کرتی ہے اور خون کی باریک رگوں کو کشادہ کرتی ہے۔ کراٹیگس مقوی قلب ہے اور قلب کے فعل کو باقاعدہ کرتی ہے۔ بلڈ پریشر کم کرتی ہے اور قلب کو طاقت دیتی ہے اور رگوں میں تنگی اور سختی کو دور کرتی ہے اور رگوں میں جمع شدہ چربی کو کم کرتی اور درد دل کی صورت میں فائدہ کرتی ہے۔

اسی طرح کینیڈا اور جرمنی وغیرہ کی بعض فرمیں لہسن کے کیپسول پیک کرتی ہیں جو گارلک کیپسول کے نام سے دستیاب ہیں۔ اگرچہ یہ خوشنما پیکنگ میں دستیاب ہیں مگر مہنگا ہونے کے باعث ان سے ایک خاص طبقہ ہی مستفید ہو سکتا ہے اور لہسن کے استعمال کے جو سادہ طریقے اوپر بیان ہوئے ہیں وہ زیادہ مفید، سہل اور سستے ہیں۔ ☆......☆......☆

خدا کی طرف پورے صدق اور اخلاص کے ساتھ آنے والا کبھی ضائع نہیں ہوتا۔

(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

پاکستان کے آئین میں
پندرھویں ترمیم یا شریعت بل پر
مختلف سیاسی راہنماؤں اور دانشوروں کے تبصرے

(ہدایت زمانی)

پاکستان میں گزشتہ کچھ عرصہ سے ۱۵ویں آئینی ترمیم جو شریعت بل کے نام سے زیادہ معروف ہے کا بہت چرچا رہا ہے۔ اور اب یہ بل پارلیمنٹ میں منظور ہو چکا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر اعظم اور سرکاری نمائندوں نے اس کے حق میں اور حزب مخالف اور دیگر دانشوروں نے اس کے خلاف بکثرت بیان دئے چنانچہ اس بل کے حوالے سے مختلف اخبارات میں چھپنے والے سیاست دانوں اور دانشوروں کے بیانات کا انتخاب بلا تبصرہ الفضل انٹرنیشنل کے قارئین کی دلچسپی اور ریکارڈ کے لئے پیش ہے۔(ادارہ)

(چوتھی قسط)

شرعی بل قطعی غیر اسلامی، نا قابل عمل اور نا قابل قبول ہے۔ (یوسف اختر)

پاکستان بیرسٹرز ایسوسی ایشن برطانیہ کے سابق صدر اور مسلم لیگ اصلی کے سربراہ یوسف اختر نے حکومت کی طرف سے پیش کردہ شرعی بل کو قطعی غیر اسلامی ، نا قابل عمل اور نا قابل قبول قرار دیتے ہوئے کہا کہ اگر یہ بل بحالت موجودہ پاس ہو جاتا ہے تو ملک میں موجود تمام مسالک وفرقے اپنی اپنی تفسیر و تعبیر کو ہی صحیح قرار دیتے ہوئے محض اس کی تنفیذ پر زور دیں گے جس سے ایسی قیامت خیز کشمکش اور کشاکش پیدا ہو گی کہ کسی بھی حکومت کو اس پر قابو پانا ناممکن ہو جائے گا۔

(روزنامہ نیشن لندن ۱۶/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اگر شریعت کے نفاذ میں اتنے ہی مخلص ہیں تو پہلے اپنے اور اپنے خاندان والوں پر اس کا نفاذ کرائیں۔ (غنویٰ بھٹو)

پیپلز پارٹی شہید بھٹو گروپ کی مرکزی سربراہ بیگم غنویٰ بھٹو نے حکومت کی طرف سے اعلان کردہ شریعت بل پر کڑی تنقید کرتے ہوئے اسے اسلام کے نام پر عوام کو دھوکہ دینے اور اپنے اقتدار کو طول دینے کا منصوبہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت اپنی اقتصادی و معاشی پالیسیوں سمیت ملک کو چلانے میں ناکام ہو چکی ہے اور اب اس ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لئے وہ اسلام کو استعمال کرنے کی سازش کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر نواز شریف شریعت کے نفاذ میں اتنے ہی مخلص ہیں تو پہلے اپنے اور اپنے خاندان والوں پر اس کا نفاذ کرائیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۵ویں ترمیم سے نواز شریف کی حیثیت ڈائینوسار جیسی ہو جائے گی۔ وہ جو چاہیں کرتے پھریں کوئی ان کو روکنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۱۵/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

شریعت بل نافذ ہوا تو بیرونی سرمایہ کار ہاتھ کھینچ لیں گے۔ (فار ایسٹرن اکنامک ریویو)

فار ایسٹرن اکنامک ریویو نے شریعت بل کا جائزہ لیتے ہوئے کہا کہ شریعت بل کے نافذ ہونے سے بیرونی سرمایہ کار پاکستان سے باہر نکل جائیں گے۔ جریدہ کے مطابق شریعت بل نافذ ہوا تو آئی ایم ایف کی شرائط سے چھٹکارا حاصل کرنا بھی مشکل ہو جائیگا۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۱۵/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

مذہبی جماعتوں کو استعمال کرنے کی ناکام کوشش۔ (مولانا فضل الرحمٰن)

جمعیت علمائے اسلام (ف) کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ حکومت کا پیش کردہ شریعت بل اور پندرھویں ترمیم عوام کو اسلام کے نام پر بے وقوف بنانے کی سازش ہے۔ حکمرانوں کو اپنے اقتدار کی ناؤ ڈوبتی ہوئی محسوس ہوئی تو عوام کو اسلام کے نام پر بے وقوف بنانے کا آخری قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے کہا حکومت جو کچھ بھی کر رہی ہے وہ سب ڈھونگ ہے۔ نواز شریف شریعت کا نعرہ لگا کر مذہبی جماعتوں کو استعمال کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۱۷/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

قرآن وسنت کی آڑ میں سیاسی شکار (علامہ طاہر القادری)

پاکستان عوامی اتحاد کے صدر اور پاکستان عوامی تحریک کے چیئرمین علامہ طاہر القادری نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نواز شریف شریعت بل پیش کر کے قرآن وسنت کی آڑ میں سیاسی شکار کھیل رہے ہیں ۔ انہیں شریعت میں کم اور اختیارات ایک فرد میں مرکوز کرنے میں زیادہ دلچسپی ہے ۔ وہ آئندہ انتخاب میں امام شریعت بن کر سامنے آنا چاہتے ہیں۔

علامہ طاہر القادری نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی اتحاد کی طرف سے حکومت کو اس سلسلہ میں ۱۶ شرائط پیش کر دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پندرھویں آئینی ترمیم کے پیش کرنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ افغانستان پر امریکی حملے میں پاکستان کے وزیر اعظم اور حکومت کا دخل تھا۔ جب عوام کو معلوم ہوا تو حکومت کے خلاف سیاسی بغاوت کی فضا پیدا ہونے لگی جس سے توجہ ہٹانے کے لئے آئینی ترمیم پیش کی گئی۔

دوسری وجہ ملک میں سنگین اقتصادی بحران اور سیاسی عدم استحکام ہے جس سے توجہ ہٹانے کے لئے بل پیش کیا گیا۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ حکومت سینٹ میں اکثریت کھو چکی ہے انہیں علم ہے کہ سینٹ میں بل پاس نہ ہو گا اس لئے وہ اگلے الیکشن کے لئے خود کو امام شریعت کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۷/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

اسلام کے نام پر اسلام کی تذلیل (انصار برنی)

انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم انصار برنی ویلفیئر ٹرسٹ کے چیئرمین انصار برنی ایڈووکیٹ نے کہا ہے کہ موجودہ حالت اور اس بگڑے ہوئے نظام میں اگر شریعت بل مسلط کیا گیا تو ہر دوسرے شخص کی ٹانگ اور ہاتھ کٹا ہوا ملے گا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں حکمرانوں نے شریعت بل کا نیا ڈھونگ رچایا ہے ۔ نواز شریف اپنی مرضی کے اسلام کا نفاذ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اسلام کے نام پر اسلام کی تذلیل کر رہے ہیں۔ حکمرانوں نے اپنے اقتدار کو بچانے کے لئے شعبدہ بازی شروع کر رکھی ہے۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۱۰/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں اسلام مظلوم بن کر اپنا تماشا دیکھ رہا ہے (عبد القادر حسن)

گزشتہ دنوں شریعت کے نام پر ایک بل لانے کے لئے حکومت نے کوشش کی تو خود اس کی صفوں میں انتشار پیدا ہو گیا۔ جنہیں گونگا بنا دیا گیا تھا ان کو زبانیں لگ گئیں اور شریعت بل متنازع بن گیا۔ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ شریعت اور اسلام کو متنازع بنا دیا گیا ہے۔ علماء دین نے پہلے ہی دین کو فرقہ واریت کی نظر کیا ہوا تھا اب ان میں ہمارے سیاست دان بھی شامل ہو گئے ہیں ۔ اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں اسلام مظلوم بن کر اپنا تماشا دیکھ رہا ہے۔

(روزنامہ جنگ لندن ۲۵/ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

نواز شریف کا شریعت بل ہمارے لئے موت کا پروانہ ہے۔ (عاصمہ جہانگیر)

ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی صدر عاصمہ جہانگیر نے پارلیمنٹ کے اراکین سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پندرھویں آئینی ترمیم کو موت کا پروانہ سمجھ کر پھاڑ دیں۔......انہوں نے کہا کہ سیاسی جماعتیں مفادات کی سیاست ترک کر دیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ وہ اس بل کے مقابلہ کے لئے متحد ہو جائیں ۔ سب جمہوری اور غیر جمہوری قوتوں میں مقابلہ ہے۔ اب مولوی جسے مسلمان تصور کریں گے اسی کو کلیدی عہدوں پر فائز رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام بنیادی حقوق چاہتے ہیں جبکہ حکمران اسلام اور مارشل لاء کے نام پر آمریت لانا چاہتے ہیں۔

(روزنامہ 'السلام علیکم پاکستان' لندن ۱۰/ستمبر ۹۸ء)

☆......☆......☆

نواز شریف نے اقتدار کی ڈولتی کشتی کو بچانے کے لئے نفاذ اسلام کا کارڈ استعمال کیا۔ (ریڈیو تہران)

ریڈیو تہران کا کہنا ہے کہ نواز شریف نے اپنی حکومت کی ڈولتی ہوئی کشتی کو بچانے اور امریکہ کی مبینہ مدد کے باعث اپنے خلاف نفرت اور احتجاج کا رخ موڑنے کے لئے نفاذ اسلام کو بطور کارڈ استعمال کیا ہے۔

(روزنامہ آواز لاہور ۳۰/اگست ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

بنیاد پرست حکومت کی قیاس آرائیوں کے باعث نواز شریف کو شریعت اور اسلام کی پناہ لینا پڑی۔ (بھارتی ٹیلی ویژن)

وزیر اعظم نواز شریف کی جانب سے قرآن و سنت کے نفاذ سے متعلق بل پر تبصرہ کرتے ہوئے بھارتی ٹیلی ویژن کا کہنا ہے کہ ایٹمی دھماکوں کے بعد پاکستان تقریباً دیوالیہ ہو گیا ہے۔ امریکہ نے سوڈان اور افغانستان پر میزائل حملے کر دئے اور ایک میزائل پاکستان میں گرا جس پر مظاہرے شروع ہو گئے اور یہ قیاس آرائیاں عام ہو گئیں کہ پاکستان میں بنیاد پرستوں کی کسی بھی وقت حکومت قائم ہو سکتی ہے۔ ان حالات میں نواز شریف کو شریعت اور اسلام کی پناہ لینا پڑی۔

(روزنامہ آواز لاہور ۳۰/اگست ۱۹۹۸ء)

☆......☆......☆

امریکی حملوں کے بعد تنقید سے توجہ ہٹانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ (بی بی سی)

بی بی سی کے مطابق ملک میں کئی بار نفاذ اسلام کی کوششیں ہوئیں۔ کئی دفعہ نئے قوانین بھی لائے گئے۔ ضیاء الحق کے بعد اب دوبارہ نواز شریف نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی سوچ کے مطابق اسلامی نظام کا نفاذ کریں گے ۔ لوگوں کا خیال ہے کہ صرف اسلامی قوانین کی بات کرنے سے معاشرے میں بہت بڑی تبدیلی نہیں آسکتی۔ نامہ نگار نے کہا کہ ملک معاشی ابتر حالات سے دوچار ہے۔ امریکی حملوں کے بعد حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لئے اعلان کیا جا رہا ہے کہ حکومت نفاذ شریعت کے لئے کام کر رہی ہے۔

(روزنامہ آواز لاہور ۳۰/اگست ۱۹۹۸ء)

(باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

☆......☆......☆

F0ZMAN FOODS

A LEADING
BUYING GROUP
FOR GROCERS
AND C.N.T.SHOPS
2-SANDY HILL ROAD
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-553-3611

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

دورہ جرمنی ۱۹/تا ۳۱/اگست ۱۹۹۸ء کی

مصروفیات کی ایک جھلک

قسط نمبر ۷

۳۰/اگست ۱۹۹۸ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات ساڑھے دس بجے احمدیہ مشن ہاؤس "بیت النصر" کولون میں ورود فرما ہوئے جہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر اپنی قیام گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔

۳۱/اگست ۱۹۹۸ء بروز سوموار

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

حسب معمول کولون کے علاقہ کے بعض احمدی احباب نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آج ۵ ۱ خاندانوں کے ۶۰ افراد نے یہ سعادت حاصل کی۔

جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب

آج شام سوا چھ بجے کولون مشن ہاؤس میں جرمن احباب کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ جرمن زبان میں ترجمانی کے فرائض حسب سابق مکرم برادرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے سرانجام دئے۔

تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمے کے بعد سوالات کا سلسلہ شروع ہوا۔ جن میں بعض سوال اور ان کے جوابات خلاصۃً اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں :۔

☆...... مذاہب کا مقصد کیا ہے؟ اس بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ تمام مذاہب کا مقصد انسان کو خدا کی طرف اور انسانیت کی طرف راہنمائی کرنا ہے۔

☆......ایک اور سوال جو مذہب کے معاملے میں جبر جائز نہیں اور سب اپنے Choice میں آزاد ہیں، کے حوالے سے کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ماننے والا اور نہ ماننے والا سب آزاد ہیں۔ ایمان میں جبر جائز نہیں۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خدا کو بھی جواب دہ نہیں۔ اگر وہ نہیں مانتے تو خدا کو بہرحال جواب دہ ہیں۔

☆......قیامت کے دن ابلیس کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ابلیس کا لفظ کئی لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے جیسے وہ اکیلا آدمی ہے اور وہ اس وقت کا ہے جب آدم ہوئے تھے۔ قرآن کریم کے مطابق کسی بھی نبی کے وقت جو شخص اس نبی کے خلاف کھڑا ہو، ایمان نہ لائے وہ ابلیس کہلائے گا۔ وہ اپنے اعمال کا آخرت میں جوابدہ ہے اور وہ واحد شخص نہیں ہے۔

☆...... آپ صوفی ازم کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا احمدی مسلمان صوفی شیخ کو قبول کر سکتے ہیں؟ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مذہب کے ابتدائی دور میں آپ کسی صوفی کے بارے میں ذکر نہیں سنیں گے۔ جب لوگ مذہب پر عمل کرتے ہیں تو کسی صوفی ازم کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ مُلّاں جو مذہب کو بغیر اس کی روح کے اپناتے ہیں اور لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں ان کے اس عمل کے خلاف رد عمل پیدا ہوتا ہے۔ بعض لوگ مذہب سے دور جا پڑتے ہیں ان کے خیال کا انکار کر دیتے ہیں اس طرح آغاز میں مختلف فرقے بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نے یہودی سوسائٹی کو ایسا ہی پایا جبکہ وہ شریعت کے ظاہری الفاظ پر عمل کر رہے تھے اور روح کو بھلا بیٹھے تھے اور حضرت عیسیٰؑ نے اس روح کی طرف ان کی راہنمائی کی اور بعد میں حضرت عیسیٰؑ کے ماننے والے بھی دو گروہوں میں بٹ گئے۔ کچھ ایسے تھے جو ظاہر پرست ہو گئے اور بعض جو روح پر گئے۔ جیسے سینٹ پال نے ان تمام باتوں کا انکار کیا جو حضرت عیسیٰؑ کرتے آرہے تھے۔

☆......ایک سوال عورتوں کے بارے میں تھا کہ آپ کے معاشرے میں ان کا کیا کردار ہے۔ پاکستان کی سوسائٹی میں وہ آزاد نہیں۔ ہمارا میڈیا بہت منفی تصویر پیش کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہ سوال ہے جو یورپ میں حضور انور سے سب سے زیادہ پوچھا جاتا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسی مجلس ہو جس میں یہ سوال نہ کیا گیا ہو۔ حضور انور نے مختلف مواقع پر اس کے مختلف جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔ اس مجلس میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ سچ سننا چاہتے ہیں تو سنیں کہ عورتیں تمام معاشروں میں ایک جیسی ہی ہیں۔ تمام سوسائٹیوں میں ایک بڑا حصہ عورتوں سے ایسا سلوک کرتا ہے جیسے انگلستان میں ٹی وی پر پروگرام دکھائے جاتے ہیں کہ ایک طبقہ عورتوں سے صحیح سلوک نہیں کرتا۔ اس میں مذہب کا قصور نہیں، ایسے لوگ کسی مذہب پر بھی عمل پیرا نہیں ہوتے۔ یہی صورت پاکستانی سوسائٹی کی ہے اور دنیا کی دیگر سوسائٹیوں کی ہے۔ امریکہ میں مرد شراب پی کر عورتوں سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ اگر آپ سب معاشروں کا مطالعہ کریں آپ کو یہی نظر آئے گا کہ عورتوں سے صحیح سلوک نہیں ہو رہا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ احمدیت میں عورتیں آزاد ہیں۔ ہم ان پر کسی قسم کی زبردستی نہیں ٹھونستے لیکن ان کے دلوں کو ایک چیز اپیل کرتی ہے کہ وہ ایک Way of Life کو اپنائے ہوئے ہیں۔ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکتی ہیں، اعلیٰ عہدوں کو اختیار کر سکتی ہیں لیکن وہ معاشرے کی گندی نظر سے اپنے کو بچا کر رکھیں۔ ہم مسلمان ہیں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم اولین اسلام کو اپنائے ہوئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ایک دفعہ اوسلو (ناروے) میں ایسی ہی سوال وجواب کی میٹنگ میں اس وقت (حضرت سیدہ) آصفہ بیگم مرحومہ زندہ تھیں۔ ایک عورت نے جو اپنے آپ کو بہت بڑی عیسائی ثابت کر رہی تھی اسلام میں عورتوں کے حقوق کے بارے میں سوال اٹھایا۔ میرے جواب پر سب موجود افراد نے میری تائید کی اس پر وہ اوپر میری بیگم کے پاس چلی گئی اور کہنے لگی کہ او غریب عورت تمہارا خاوند تمہیں قید رکھتا ہے تم سے اچھا سلوک نہیں ہو رہا۔ تمہیں نیچے بھی نہیں جانے دیا۔ وہ یہ سب سن کر حیران ہوئیں اور جواب دیا کہ میں اپنی مرضی سے ہی نہیں گئی میرا ارادہ نہیں تھا۔

☆...... آپ کا ابارشن اور برتھ کنٹرول کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ برتھ کنٹرول یہ ہے کہ ابھی بچے کا سفر نہ شروع ہوا ہو اور ابارشن یہ ہے کہ بچے کا ماں کے رحم میں آغاز ہو جائے، بڑھنا شروع کر دے اس کو گرائیں تو ابارشن ہے۔ اسلام کے نزدیک اگر برتھ کنٹرول صرف اس وجہ سے کیا جائے کہ لوگوں کو کھانے کے لئے نہیں ملے گا تو اسلام اس بات کی مذمت کرتا ہے اور اس سے منع فرماتا ہے۔ لیکن بعض دیگر وجوہات کی بنا پر برتھ کنٹرول سے منع نہیں کرتا۔ آغاز اسلام میں لوگ برتھ کنٹرول کرتے رہے۔ عربی میں اس کو عزل کہتے ہیں۔ قرآن و حدیث کے مطابق خدا تعالیٰ دو چیزوں کو ڈیزائن کرتا ہے۔ (۱) خوراک کو پیدا کرتا ہے۔ (۲) نوع انسان کو پیدا کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا کوئی کام عقل کے خلاف نہیں اور تاریخ انسانی اس بات کی تائید کرتی ہے۔ حضور انور نے مزید فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کہ مخلوق کا بڑھ جانا خوراک کو کم کرنے کا موجب ہوگا۔ ماڈرن وقت میں ہمیشہ سے کافی غذا تمام انسانیت کے لئے موجود رہی ہے۔ بعض ملک پہاڑوں کے برابر خوراک پیدا کرتے ہیں مگر جانتے نہیں کہ کیا کریں۔ بعض علاقے ایسے ہیں جہاں کے لوگ جانتے نہیں کہ خوراک کیسے پیدا کریں۔ بہرحال خوراک ہمیشہ سے تمام دنیا کے لئے کافی ہے۔ یورپ میں ایک وقت تھا کہ پہاڑوں کے برابر Beef تھا، انڈے، مکھن سب کچھ تھا لیکن جانتے نہیں تھے کہ کیا کریں اس وقت بعض لوگ بھوک سے مر رہے تھے، ان کو سامان نہ بھجوایا گیا۔ اور یہ بات تمام زمانوں پر لاگو ہوگی کہ ہر زمانے میں (دیگر ممالک میں) کافی خوراک رہی ہے لیکن روابط کی کمی کی وجہ سے ان ضرورت مندوں تک نہ پہنچ سکی۔

حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ ایتھوپیا اور سوڈان میں آج بھی وہی غمگین کہانی دہرائی جا رہی ہے کہ بعض جگہ بہت زیادہ ہے، بعض میں نہیں ہے۔ اور امریکہ کی خوراک کی مدد صرف ان غریب ممالک تک پہنچتی ہے جو اس کی طاقت کو قبول کر لیتے ہیں۔ جو قبول نہیں کرتے وہ بے شک بھوکے مریں انہیں کوئی پروا نہیں۔ یہ مسئلہ زیادہ آبادی کی وجہ سے نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف خوراک کی کمی کے خیال سے برتھ کنٹرول منع ہے دیگر وجوہات کی بنا پر ممکن ہے جیسے عورت کی صحت، بچوں کی صحت وغیرہ۔

اس کے بعد ابارشن کے بارے میں وضاحت کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کے مطابق ابارشن شروع میں ممکن ہے جبکہ بچے کو اس کی خاص شناخت نہ دی گئی ہو۔ یہ ابتدائی ساڑھے چار ماہ کا عرصہ ہے۔ اس کے بعد اچانک بچہ آزاد روح حاصل کر لیتا ہے یا ماں یہ محسوس کرے کہ یہ وزن اٹھانا اس کے لئے ممکن نہیں تو ڈاکٹر کے پاس جا سکتی ہے۔ لیکن جب بچہ آزاد شناخت حاصل کر لیتا ہے تو اس وقت اسلام کا رویہ ابارشن کے خلاف ہے۔ اس وقت بھی اگر ڈاکٹر بتائے کہ تمہاری زندگی خطرہ میں ہے تب اسلام ایسے ابارشن سے منع نہیں کرتا لیکن دیگر وجوہات اس وقت جبکہ بچہ مکمل ہو اور آزاد شناخت حاصل کر لے ان کو اسلام اہمیت نہیں دیتا اور ایسی وجوہات کو قبول نہیں کرتا۔

☆...... مسلمان مرد غیر مسلم عورت سے شادی کر سکتا ہے جبکہ مسلم عورتیں غیر مسلم مرد سے شادی نہیں کر سکتیں؟۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہر سوسائٹی میں مرد مضبوط ہوتے ہیں اور اگر بچے اس کے ماتحت ہوں تو وہ انہیں اجازت نہیں دے گا کہ وہ دوسرا مذہب اپنائیں۔ اپنی بیوی کو اجازت نہیں دے گا کہ بچے خاوند کے ایمان کے خلاف عقیدہ رکھیں۔ یہ ملکی قانون نہ بھی ہو تو ہم اس بات کو ایسے ہی پاتے ہیں۔

بعض احمدی عورتیں ہیں جنہوں نے غیر مسلم یا دیگر سے شادیاں کی ہیں۔ ہم انہیں زبردستی تو نہیں روک سکتے لیکن ان کے ساتھ یہی کہانی دہرائی جاتی ہے۔ آج ہی ایک خاتون مجھے ملی اور رونا شروع کر دیا کہ خاوند میرے ساتھ ٹھیک ہے لیکن مجھے اور بچوں کو اجازت نہیں دیتا کہ مذہب پر عمل کروں۔ میں نے کہا اب بہت دیر ہو چکی۔ جب خدا کی نصیحت نہ سنی اب میری نصیحت کیا فائدہ دے گی۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ یہاں بہت سے احمدی لڑکوں نے جرمن عورتوں سے شادیاں کی ہیں۔ میری سخت ہدایت ہے کہ اپنا مذہب ان پر نہ ٹھونسیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ وہ خود تبدیل ہو جاتی ہیں۔ بصورت دیگر کئی معاملات میں آخری نتیجہ طلاق کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

☆......اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ مذہب کو الگ الگ لیتے ہیں یا ایک ساتھ۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآنی تعلیمات کے مطابق مذہب کو کوئی حق نہیں کہ اسٹیٹ کے معاملات میں دخل دے۔ اسٹیٹ مکمل خود مختار ہے۔ اسلام سختی سے مذہب کا گورنمنٹ میں داخلہ ممنوع قرار دیتا ہے۔ اسلام حکومت کو حکم دیتا ہے کہ Absolute Justice پر قائم ہو۔ یہ نصیحت خاص طور پر کی گئی ہے اور جو مسلمان اس کے خلاف ہیں وہ خود ذمہ دار ہیں، قرآن اس کا ذمہ دار نہیں۔ قرآن نے تو سراسر انصاف کی تعلیم دی ہے خواہ دشمن قوم ہی کیوں نہ ہو۔ وہ مسلمان جو اسلامی

تعلیم کے مخالف چل رہے ہیں وہ آج اسلام کے سب سے زیادہ دشمن ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ ۱۹۸۸ء میں سیرالیون کے صدر مملکت نے مجھ سے یہی سوال کیا تھا۔ وہ عیسائی تھے اس وقت وہاں امن تھا۔ وہ جانتے تھے کہ احمدیہ جماعت اسٹیٹ کے معاملات میں عمل دخل نہیں کرتی۔ انہوں نے بتایا کہ امن کی وجہ یہ ہے کہ مذہب کو اسٹیٹ کے معاملے میں دخل اندازی کا حق نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں نے انہیں کہا کہ یہ ابھی آدھی بات ہے۔ اس کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بھی مذہب کے معاملہ میں دخل اندازی نہ کرے یہ مکمل پالیسی ہے۔

☆......اگر پاکستان میں شریعت کا نفاذ ہوگا تو کیا ہوگا؟

حضور انور نے استفسار فرمایا کہ کونسی شریعت؟ شریعت کا مطلب ہے اسلام کے قوانین۔ کئی اسلامی فرقے ہیں، کس فرقے کے قوانین، کون سی شریعت۔ پاکستانیوں کی اکثریت نے شریعت بل کا انکار کیا ہے۔ اس ذریعہ سے حکومت اپنے عرصے کو لمبا اور ڈکٹیٹر شپ کو قائم کرنا چاہتی ہے۔ یہ شریعت اسلامی قوانین کے خلاف ہے۔ نواز شریف تمام عدالتوں کے فیصلے کالعدم کر سکتے ہیں۔ یہ خدائی قانون اپنے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ شاید یہ احمدیوں کے لئے مسائل پیدا کرے۔ احمدی کئی مشکلات میں مبتلا ہیں لیکن خدا ہمارے لئے کافی ہے اور وہی ہمارا مددگار ہے۔

☆......کیا عیسائی ہوتے ہوئے بھی 'الیس اللہ بکاف عبدہ' والی انگوٹھی پہن سکتا ہوں؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کئی احمدی یہ انگوٹھی پہنتے ہیں جس پر لکھا ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ "کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں"۔ خدا سب کا ہے اسلام کی جاگیر نہیں۔ آپ یہ انگوٹھی پہن سکتے ہیں اس شرط کے ساتھ کہ خدا پر یقین ہو اور مشکلات اور مصائب کے وقت اس اللہ کو دیکھو اور اس سے مدد چاہو کہ وہی کافی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے تفصیل سے الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ والے الہام کا ذکر فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے والد کی وفات پر فکر پیدا ہوئی تب خدا نے آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی۔ اور آپ نے امرتسر آدمی بھجوا کر یہ انگوٹھی بنوائی جو آپ کی وفات پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حصہ میں آئی پھر آپ نے یہ وصیت کی کہ میرے بعد آنے والے خلفاء کو دی جائے اس طرح اب یہ انگوٹھی میرے پاس ہے۔

مجلس کے لئے مقررہ وقت ختم ہو چکا تھا لیکن سوال باقی تھے۔ آخر میں حضور انور نے چند منٹ زیادہ دئے۔ مجلس سوال و جواب میں ۱۵۰ جرمن مہمان شامل ہوئے اور تمام وقت پوری توجہ اور دلچسپی سے اس مجلس کو سنتے رہے۔ آخر میں دو جرمن خواتین نے بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔ نیز اسلامی نام رکھنے کی بھی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ وہ مجھے اپنے پہلے نام لکھیں پھر میں ڈاک کے ذریعہ نام بھجواؤں گا۔

مجلس کے اختتام کے فوراً بعد ساڑھے آٹھ بجے شام حضور انور ایدہ اللہ کی مع قافلہ بیت النصر کولون سے لندن روانگی سے قبل مشن ہاؤس کے احاطہ میں موجود کم و بیش ۲۵۰ احباب کو حضور انور نے شرف مصافحہ عطا فرمایا اور خواتین کو السلام علیکم کہا اور لندن کے لئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام کے اس دورہ سے ہم سب کو برکات و فیوض کے حصول کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ مرتبہ: صادق محمد طاہر ۔ وسیم احمد سروعہ (جرمنی)

☆......☆......☆

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر

اپنی تجارت کو فروغ دیں

(ادارہ)

دنیائے مذاہب

بدھ مت کے بارے میں

چند سوالات کے جوابات

(سید میر محمود احمد ناصر)

قسط نمبر ۷

بدھ مت کے متبعین کی طرف سے اس بات کے حق میں کہ انسان کی زندگی سے پہلے اور بعد زندگیوں کا ایک چکر چلتا جا رہا ہے اور یہ چکر اس وقت تک چلتا چلا جائیگا جب تک انسان کو نروان نہ حاصل ہو جائے۔ دوسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ کئی لوگوں نے بدھ سے پہلے اور بعد اپنی پرانی پیدائشوں کا حال یاد آنے پر بیان کیا ہے جیسے کچھ عرصہ ہوا ہندوستان میں اچانک ایک بچہ کو اپنی پرانی پیدائشوں کی یاد بحال ہو گئی اور اس نے کچھ ایسی باتیں کہیں جن کے بارہ میں تحقیق کی گئی اور تحقیق سے درست ثابت ہوئیں۔

ہمیں بدھ مت کے ان متبعین پر رحم آتا ہے جو اپنی زندگی اور موت کے فیصلوں کی تعمیر اپنے اعمال اور عقائد کی عمارت کی بنیاد اتنی کمزور اور مشتبہ گواہیوں پر کھڑی کرتے ہیں۔ اس دلیل سے بدھ مت کے متبعین یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ایک بچے نے اپنی پیدائش سے پہلے کے واقعات کا نقشہ کھینچا ہے اور تحقیق سے وہ نقشہ درست نکلا ہے تو ماننا پڑے گا کہ وہ بچہ اس وقت موجود تھا اور ان واقعات کو اس نے مشاہدہ کیا تھا ورنہ اس کو ان واقعات کا کس طرح علم ہوا جو اس کی عدم موجودگی میں اس کی پیدائش سے سالہا سال پہلے ہو چکے تھے۔

ہم بدھ مت کے ان متبعین سے پوچھتے ہیں کہ کیا ایک انسان کے ذہن کے اس احساس کے لئے کہ وہ بعض واقعات کو دیکھتا ہے اور یہ بھی محسوس کرتا ہے کہ گویا وہ ان میں شامل ہے اس انسان کی ان واقعات میں موجودگی اور شمولیت ضروری ہوا کرتی ہے؟ کیا سینکڑوں ہزاروں دفعہ ایسا نہیں ہوتا کہ ایک شخص انگلستان میں بیٹھے ہوئے پاکستان میں ہونے والے واقعات کا نظارہ کرتا ہے اور عین بیداری میں اس طرح نظارہ کرتا ہے گویا وہ ان میں شامل ہے، ان کا ایک حصہ ہے اور ان نظاروں کا جو نقشہ وہ بیان کرتا ہے بعینہ اسی طرح واقعات ہزاروں میل دور ہو رہے ہوتے ہیں۔ آپ اس کو انسانی ذہن کا کوئی ملکہ کہیں یا ہماری طرح ایک خارجی بالا ہستی کی طرف سے دکھائے جانے والے کشوف قرار دیں۔ آپ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے کہ ایک انسان ایک موقعہ پر موجود ہوئے بغیر اس موقعہ کو دیکھنے اور بیان کرنے کی استعداد حاصل کر سکتا ہے۔ اگر آپ ان تجربات سے محروم ہیں تو ایک جماعت تو اس دنیا میں موجود ہے جس کے افراد کو کثرت سے یہ تجربے ہوتے رہتے ہیں اور جو ان کے حق میں مضبوط گواہیاں دے سکتی ہے۔

اور اس جماعت میں ایسے بزرگ بھی ہوتے رہے ہیں اور ہیں جنہوں نے مستقبل قریب یا بعید کے واقعات کے بارہ میں کچھ نقشے کھینچے ہیں اور وہ نقشے ہو بہو پورے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ جن بچوں نے ماضی کے واقعات بتائے وہ اس لئے بتائے کہ وہ بچے اپنی پچھلی زندگیوں میں وہاں موجود تھے۔ فرمائیے کہ جن بزرگوں نے مستقبل کے نقشے کھینچے اور وہ درست نکلے کیا وہ بھی "مستقبل میں موجود" تھے؟؟؟

انسان کی زندگیوں سے پہلے زندگیوں کے حق میں تیسری دلیل یہ دی جاتی ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ بدھ جیسی کامل اور نوریافتہ ہستیاں ایک ہی زندگی کی پیداوار ہوں۔ کیا افلاطون اور شیکسپیئر جیسے Genius اچانک ایسے بلند مقام پر پہنچ گئے۔ قدرت چھلانگیں تو نہیں لگاتی۔ Natura non facit Saltus لازماً ان لوگوں نے اپنی زندگی سے پہلے بہت سی زندگیاں گزاری ہونگی اور موجودہ کمال اور ترقی کے ابتدائی مدارج میں سے گزرے ہونگے۔

ہمیں ان لوگوں پر تعجب ہوتا ہے جو اپنی نجات اور نروان کے حصول کے لئے ایسے کمزور دلائل پر بنیاد رکھتے ہیں۔ کیا اس دلیل کو ماننے والے ہمیں بتا سکتے ہیں کہ انسان کے اعلیٰ کمالات کے حصول کی رفتار کیا ہونی چاہئے اور اس رفتار کو کون متعین کرتا ہے؟۔ آپ کائنات کے کسی ایسے خالق کو تو نہیں مانتے جو اس کائنات کو کنٹرول بھی کر رہا ہو پھر اگر افلاطون اور شیکسپیئر نے یہ رفتار ترقی ایک ہی زندگی میں حاصل کر لی ہو تو آپ کے پاس اس سے انکار کا کیا ثبوت ہے۔ آپ کا دعویٰ صرف اس بات پر مبنی ہے کہ atura non facit saltus کہ نیچر چھلانگیں نہیں لگاتی مگر کیا صحیفہ قدرت میں عظیم تعمیرات اور تخریبات چند منٹوں میں نہیں ہو جاتیں۔ کیا کائنات کی توسیع اور Galasuis کا ظہور بہت لمبا وقت لیتے ہیں۔ بے شک ان کے پیچھے ایک لمبا سلسلہ عمل ایک طویل Pro-cess موجود ہوتا ہے مگر افلاطون اور شیکسپیئر جیسے دماغوں کا حصول بھی انسانی ارتقاء کے لمبے سفر کا نتیجہ ہے۔ تعجب ہوتا ہے کہ بدھ کے ماننے کا دعویٰ کرنے والے اپنے دلائل کی بنیاد بدھ کی روایتی لمبی اور گہری اور ٹھوس سوچ پر کیوں نہیں رکھتے۔

☆......☆......☆

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء و طالبات یا ایسے احمدی مرد و خواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔ (ادارہ)

فرانکفورٹ کے نزدیک فرید برگ میں

سیکنڈ ہینڈ کاروں کی خرید و فروخت کا مرکز

آپ کار خریدنا یا اپنی کار فروخت کرنا چاہتے ہیں

تو ہمارے ہاں تشریف لائیں یا بذریعہ فون / فیکس رابطہ کریں

نقد ادائیگی کے ساتھ TUV اور KAT کے بغیر کاریں بھی خریدی جاتی ہیں

نیز کاروں کے ہر قسم کے سپیئر پارٹس بازار کی قیمت سے ارزاں نرخوں پر فروخت کئے جاتے ہیں

Malik Asif Mahmood

Saar Str.25 Friedberg

Tel - Office : 0171-621 4360 - (Mobile)

PRV.Tel : 06031-7685 - Fax : 06031-680 352

بقیہ: خطاب مجلس مشاورت از صفحہ نمبر ۴

روسی آیا اور وہ ہنسی مذاق اور تمسخر میں باتیں کرتا رہا اور اس نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کے قائل ہو جائیں۔ ٹھیک ہے بظاہر تم بڑیں مارتے ہو، تم جاہل مطلق ہو۔ روسیوں کو یہ سوچنا چاہئے کہ تمہارے متعلق صرف ایک بات ہوتی جو ابھی پوری نہیں ہوئی تو شاید ہم سمجھتے کہ تم ان حالات میں حقائق کو سمجھنے کے اہل نہیں ہو لیکن تمہارے متعلق خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ انہونی باتوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا۔ ان میں سے تین یا چار انہونی باتیں پوری ہو گئی ہیں۔ اگر ذرا بھی عقل ہو تو تم اس نتیجہ پر پہنچنے میں کامیاب ہو جاؤ کہ چوتھی یا پانچویں بات بھی گو بظاہر انہونی ہے لیکن وہ پوری ہو جائے گی جیسے پہلی باتیں پوری ہو گئی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بہت سے سلسلہ ہائے پیشگوئیاں دی ہیں اس رنگ میں کہ یہ سلسلہ کی کڑیاں کس طرح ہیں اور وہ کس طرح پوری ہوئیں ابھی کم تحقیق کی گئی ہے۔ لیکن ہمارے مجلس ارشاد کے جو جلسے ہو رہے ہیں ان میں دو پیشگوئیوں کے متعلق اس قسم کے مضمون بڑی محنت سے تیار کر کے پڑھے گئے ہیں۔ اس سے مجھے توجہ پیدا ہوئی کہ یہ تو ایک خانہ غفلت کا شکار ہو رہا تھا یہ سارا لینا چاہئے۔ یہ سلسلہ جو ہے یہ کس طرح پورا ہوا تا کہ ہم ان قوموں پر اتمام حجت کر سکیں۔ ان دو پیشگوئیوں میں ایک یہ تھی۔

"ایک مشرقی طاقت اور کوریا کی نازک حالت"

(تذکرہ صفحہ ۵۱۸)

بظاہر یہ چھوٹا سا فقرہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس فقرہ کو ثابت کرنے کے لئے اس وقت تک قریباً ۴۰، ۴۵ سال کے لمبے زمانہ میں ایسے واقعات پیدا کئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے عَلاَّمُ الغُیُوب ہونے کا ہمیں پتہ دیتے ہیں۔ دوسری پیش گوئی ہے:

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" (تذکرہ صفحہ ۵۸۴)

یہ بھی ایک چھوٹا سا فقرہ ہے اور بہت کم لوگوں نے اس کی اہمیت، اس کی وسعت اور اس کی شان کا احساس کیا ہوگا۔ جب مضمون پڑھا گیا اور اس میں مضمون پڑھنے والے نے وہ سارے واقعات سامنے رکھے تو میں دیکھ رہا تھا کہ سننے والوں کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ بظاہر یہ چھوٹی سی خبر تھی لیکن اللہ تعالیٰ اسے کس طرح مختلف رنگوں میں پورا کرتا چلا گیا اور جو موجودہ شاہی خاندان ہے اس سے پہلے شاہی خاندان نے کئی جلوے اس الہام کے دیکھے یہاں تک کہ ان کا خاندان بادشاہ ہونے کے لحاظ سے تباہ ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا خاندان آیا تو اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ کیا کہ اپنے ایک بندہ کو جو محمد رسول اللہ ﷺ کی محبت میں اسقدر فنا ہوا کہ امت محمدیہ کے کسی فرد کے سینہ میں اس شدت کے ساتھ اس محبت کی آگ کبھی نہیں سلگی اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے چنا اور اسے وعدہ دیا کہ میں تیرے ذریعہ سے محمدؐ رسول اللہ ﷺ کے فیوض اور برکتوں کے طفیل ایک جماعت تجھے دونگا اور اس جماعت کے ذریعہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا اور یہ غلبہ میری نصرت اور تائید کے نتیجہ میں ہوگا، تمہاری اپنی طاقت اور زور اور اقتدار کے نتیجہ میں نہیں ہوگا اور ایک وقت تک میں تمہیں مظلوم رکھنا چاہوں گا۔ تم مظلوم رہنا اور سوائے میرے کسی اور کی طرف نگاہ نہ کرنا اور میں تم سے بے وفائی نہیں کروں گا اور ضرورت کے وقت تمہارے پاس پہنچوں گا اور اپنی محبت اور اپنی رضا اور اپنی رحمت اور اپنے فضل کے جلوے تم پر کروں گا اور دنیا کے لئے تمہیں ایک نمونہ بناؤں گا۔ ہماری جماعت کو جہاں بھی وہ ہو دنیا میں اس وقت مظلوم رہ کر اپنے رب کے جلووں کو جذب کرنا چاہئے۔ اور خدا نے کہا کہ میں دلائل قطعیہ کا ایک عظیم الشان خزانہ تجھے اور تیری وساطت سے تیری جماعت کو دوں گا اور دنیا کا کوئی عالم اور دنیا کا کوئی فلسفی تمہارے بچوں کے سامنے بھی ٹھہر نہیں سکے گا۔

جماعت احمدیہ کے علم کلام کا اعجاز

ابھی میں نے چند دوستوں کے سامنے یہ بات بیان کی تھی گو بیسیوں نہیں سینکڑوں ایسے واقعات ہیں لیکن یہ ایک تازہ نمونہ ہے کہ ایک دس بارہ سال کا بچہ مشرقی افریقہ میں تبلیغ کر رہا تھا۔ وہ چھوٹا سا بچہ ہے اور بڑا مخلص ہے۔ ایک اچھا پڑھا لکھا اور سمجھ دار آدمی اس کو نظر آیا وہ اس کے پاس گیا اور نائجیریا سے ہمارا ایک انگریزی کا اخبار چھپتا ہے اس اخبار کا ایک پرچہ اس کے ہاتھ میں دیا۔ اس شخص نے اخبار کا وہ پرچہ دیکھا اور پھر واپس کر دیا اور پھر اس بارہ سال کے بچہ کو کہنے لگا کہ تم کون ہو، احمدی ہو؟ اس بچے نے کہا ہاں میں احمدی ہوں۔ اس شخص نے کہا پھر سنو۔ تم احمدی ہو اور میں کیتھولک ہوں اور ہمیں ہمارے چرچ نے یہ ہدایت دی ہے کہ احمدیت کا لٹریچر نہیں پڑھنا اور کسی احمدی سے گفتگو نہیں کرنی۔ اس لئے میں تمہارے (دس بارہ سالہ بچہ کے) ساتھ گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔

غرض جو عظیم بشارت اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس جماعت کے لئے دی تھی وہ ہر روز پوری ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے پادری بچوں کے سامنے بھی بات کرنے سے گھبراتے ہیں۔

ہم نوجوان تھے، نوجوانوں کی ایک پارٹی جس میں مَیں بھی تھا بشپ آف لاہور کو ایک اتوار کو ملنے گئے۔ کچھ دیر تو ہم وہاں کھڑے رہے اس کے بعد ایک شخص آیا اور اس نے ہم سے دریافت کیا کہ (بشپ صاحب پوچھتے ہیں) آپ کون ہیں اور کیوں ملنا چاہتے ہیں۔ ہم نے ایک کاغذ پر لکھ دیا کہ ہم احمدی ہیں اور آپ کے ساتھ تبادلہ خیال کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر انہوں نے جواب دیا کہ بڑا افسوس ہے کہ میں آپ کے ساتھ بات نہیں کر سکتا۔ ہم اس وقت ایف۔ اے کے طالب علم تھے۔ اب دیکھو کہ بشپ آف لاہور بھی ایف۔ اے کے طلباء سے بات کرتے ہوئے گھبراتا ہے۔ سکنڈے نیویا میں ہمارے ایک آنریری مبلغ ہیں ان کی تعلیم و تربیت صرف تین سال کی ہے اس سے بات کرتے ہوئے بھی بڑے بڑے پادری گھبراتے ہیں۔ پھر جرمنی میں ہمارے ایک نوجوان یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ ان سے بات کرتے ہوئے بھی پادری گھبراتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے مخالف اس حقیقت کو سمجھ چکے ہیں اور جان چکے ہیں کہ اس قوم کو اللہ تعالیٰ نے اتنے زبردست دلائل دئے ہیں کہ وہ ان کا جواب نہیں دے سکتے۔ خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ تمہارے اخلاق کی برکت سے میں اسلام کا نور دنیا میں پھیلاؤں گا۔ جماعت میں سے بہت ہیں جو اخلاق کے نمونے دکھاتے ہیں مگر وہ بھی ہیں جو اس طرف متوجہ نہیں اس لئے خدا کے لئے اور اپنی اخروی زندگی کو درست کرنے کے لئے تمام اخلاقی کمزوریوں کو دور کر دو، بھائی بھائی سے ناراض نہ ہو۔ جہاں آپ معافی دے سکتے ہیں وہاں آپ بشاشت سے معافی دیں کہ آپس میں کوئی بگاڑ نہ رہے۔ دن رات خدا تعالیٰ کی حمد میں لگے رہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ کے قلعہ میں پناہ گزیں ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا تھا کہ قلعہ ہند میں پناہ گزین ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نمائندہ ہیں۔ آپ اصل ڈھال ہیں اسلام کی۔ تمام سچے مسلمان آپؐ کے وجود ہی میں مدغم، غائب اور گم ہیں اور اس الہام میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ایسا انتظام کیا جا رہا ہے کہ ہندوستان میں رہنے والوں میں ایک ایسا سلسلہ جاری کیا جائے گا کہ وہ سلسلہ نبی اکرم ﷺ کے حلقہ میں پناہ گزین ہونے والا ہوگا۔ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ۔ جو متقی ہیں وہی مقام امین میں رہتے ہیں پس سب بداخلاقیوں سے توبہ کرو۔ بداخلاقی چھوٹی ہو یا بڑی۔ یا بالکل معمولی سمجھی جانے والی بات بھی ہو تب بھی اس کو چھوڑ دو کہ ان باتوں سے کہ جو تمہاری نظر میں چھوٹی ہوں تمہارا رب خوش نہیں اور جس چیز سے تمہارا رب خوش نہیں اسے تم چھوٹی کیسے کہہ سکتے ہو۔ پس ہر بداخلاقی کو ترک کرو اور بھائی بھائی بن کر احساس فروتنی اپنے دلوں میں پیدا کر کے اور اس یقین پر قائم ہو کر کہ ہم کچھ نہیں لیکن ہمارا رب سب طاقتوں والا ہے اور اس نے یہ فیصلہ کیا ہے اور بشارت دی ہے کہ وہ ہمیں آخری اور انتہائی کامیابی عطا کرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کامیابی کی راہ میں روک نہیں بن سکے گی۔ لوگ دکھ دیں گے، قتل کریں گے، مال لوٹ لیں گے۔ یہ سب کچھ ہوگا لیکن آج احمدیت کی جو تیز قدمی کے ساتھ ترقی ہو رہی ہے اس کو وہ روک دیں یہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا کے سارے ملک مل کر بھی اسے روک نہیں سکتے۔

تائید الٰہی کا عظیم الشان وعدہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے دھڑلے کے ساتھ یہ کہا تھا کہ تم سارے مل کر میرے خلاف تدبیریں کرو پھر بھی تم ناکام رہو گے۔ یہ وعدہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تو نہیں بلکہ یہ وعدہ آپ کے طفیل اور آپ کے ذریعہ سے اور آپ کی دعاؤں کے نتیجے میں ہمارے ساتھ بھی ہے۔ اگر ہم وہ انتہائی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں جو خداوند کریم ہم سے لینا چاہتا ہے تو ہمارے لئے کامیابی ہی کامیابی مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ امتحان لیتا ہے اور لیتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کو بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے وہ اموال کے تعلق میں بھی امتحان لے گا اور جانی لحاظ سے بھی اور جذبات کے لحاظ سے بھی وہ امتحان لے گا۔ یہ ساری باتیں ایسی نہیں ہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے ہمیں پہلے نہ بتا دیا ہو۔ یہ تو بہرحال ہونگی مگر ان کے ساتھ یہ بشارت بھی ہے کہ جب انفرادی امتحانوں میں کامیاب ہو جاؤ گے تو ایک جماعتی فتح اور جماعتی کامیابی اور جماعتی فلاح کا میں تمہیں وعدہ دیتا ہوں اور اس کی راہ میں دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی۔

پس اپنی کمزوریوں کو دور کر کے خدا تعالیٰ کی انتہائی بشارتوں کے اپنی زندگیوں میں وارث بننے کی کوشش کرو اور تدابیر کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے بھی اور میرے بھی ساتھ ہو۔

اب ہم دعا کریں گے اور اس کے بعد شوریٰ کا یہ اجلاس بھی اور شوریٰ کی کارروائی بھی ختم ہو جائے گی۔ دوست (جنہوں نے جانا ہو) نماز ظہر، عصر اور کھانے کے بعد تشریف لے جا سکتے ہیں۔ اور جو ٹھہر سکتے ہیں ان کو ٹھہرنا چاہئے۔ ربوہ میں کوئی دوست جتنا بھی رہے اچھا ہے۔ کسی سے بات نہ بھی کریں تو ربوہ کے بعض ایسے مقامات بھی ہیں کہ ان کی دیواروں سے بھی آپ برکت لے سکتے ہیں۔ اور ایک دو دوست جو جانا چاہتے تھے ان سے میں کھانے کے بعد مل لوں گا۔ وہ تشریف لے آئیں اور جو دوست ٹھہرنا اور ملنا چاہیں تو گو کل عام طور پر ملاقات کا دن نہیں لیکن مشاورت کی وجہ سے کل اور پرسوں ملاقات کے دن ہیں۔ دوست تشریف لے آئیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ملاقات نہیں ہوگی۔ بہت سے دوستوں سے میں بھی ملنا چاہتا ہوں۔ بعض سے میں نے اس کا اظہار بھی کر دیا ہے۔

دوست دعا کریں اور بڑی عاجزی سے کریں، بڑی زاری سے دعائیں کریں، بڑے تذلل سے دعائیں کریں۔ اور ساری دعاؤں کا خلاصہ تو اس فقرہ میں آ جاتا ہے کہ اے ہمارے رب محض اپنے فضل اور رحم سے ہمیں محمد ﷺ اور احمد کا حسن عطا کر اور اپنی شفاعت کا ہمیں اپنی استعداد کے مطابق انتہائی طور پر مظہر بنا دے۔ آمین۔

(رپورٹ مجلس مشاورت جماعت احمدیہ ۱۹۶۸ء)

☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact: Anas Ahmad Khan
204 Merton Road London SW18 5SW
Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں :

AL-FAZL DIGEST,
6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

سیرالیون میں پہلا احمدی ڈاکٹر

ایک عیسائی مشنری سیل نارتھ کرسٹ نے "ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ" جون ۱۹۶۱ء میں لکھا کہ جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اس دن جماعت احمدیہ کا پہلا میڈیکل مشنری پہنچا- یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں- جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ دین کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے- احمدی بھی عیسائی مشنوں کے طور و طریق کو اپنا رہے ہیں اور یہ طبّی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصہ ہے جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے جسے مغربی افریقہ میں انقلاب لانے کے لئے پیش رو کی حیثیت حاصل ہے-

یہ احمدی ڈاکٹر تھے محترم میجر شاہ نواز خان صاحب جنہیں جماعت کا پہلا میڈیکل مشنری ہونے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرالیون کے شہر بو میں پہلا طبّی ادارہ قائم کرنے کی توفیق ملی- آپ کے بارے میں روزنامہ "الفضل" ۲۲؍ مئی ۹۸ء میں مکرم فرید احمد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے-

محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب نے سیرالیون میں جو پہلا بیان دیا اس میں کہا "ربع صدی سے زائد عرصہ گزر چکا ہے کہ احمدی مشنز روحانی بیماریوں کا علاج کر رہے ہیں مگر اب وقت آگیا ہے کہ جسمانی بیماروں کے لئے بھی مشن ہسپتال کھولے جائیں- اس لئے یہ ارادہ کیا گیا ہے کہ احمدیہ مشنز جن کی کاوشیں پہلے تعلیمی، اخلاقی اور روحانی ترقی کی جانب مرکوز تھیں، میں مزید اضافہ کیا جائے......"-

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷؍ جولائی ۵۶ء میں محترم ڈاکٹر صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا "انہیں چونکہ سوچنے کی عادت ہے اور وہ مضامین بھی لکھتے رہتے ہیں اس لئے وہ بات کی تہہ تک جلد پہنچ جاتے ہیں-"

محترم ڈاکٹر صاحب ۱۹۴۶ء میں فوج میں بطور کیپٹن تھے اور جاپان میں مقیم تھے جب حضرت مصلح موعودؓ نے ایک مجلس میں اپنے ایک رویاء کے تعلق میں آپکے والد محترم چودھری مولا بخش صاحب کا نام لیا اور تعارف کے طور پر فرمایا "یعنی میجر ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے والد"- حالانکہ ڈاکٹر صاحب اس وقت کیپٹن تھے- ...... پھر جنگ بھی ختم ہوگئی اور ایمرجنسی کمیشن ختم ہونے کا قوی امکان تھا لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ایک پیارے کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ پورے کرنا مقصود تھے اس لئے ۵۲ء میں محترم ڈاکٹر صاحب کو سخت ناموافق حالات میں دوبارہ فوج میں کمیشن ملا اور آپ کو میجر کا رینک دیا گیا-

محترم ڈاکٹر صاحب ایک اور واقعہ یوں بیان کرتے ہیں کہ تقریباً ۵۰ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا ڈاکٹر شاہنواز صاحب کی تنخواہ ایک ہزار روپیہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا وہ سینئر کیپٹن ہیں ۷۰۰ سے زیادہ نہ ہوگی- ...... واقعی اُس وقت اس عاجز کی تنخواہ ۷۰۰ ہی تھی- ۵۲ء میں جب میجر ہوا تو الاؤنس ملا کر بھی ۹۷۵ بنتے تھے اور کسی اضافہ کی بظاہر امید نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک پاک بندے کا قول پورا کرنے کے لئے تمام فوجی افسروں کو ۲۵ روپے کا خاص الاؤنس دلوایا اور اس طرح میری تنخواہ پورے ایک ہزار روپے ہوگئی-

محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب صاحب رویاء و کشوف تھے- آپ لکھتے ہیں کہ جولائی ۶۰ء میں عاجز نے رؤیاء میں دیکھا تھا کہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کسی مقام پر کھڑے ہیں- سامنے میں بھی ہوں اور کوئی فرشتہ کہہ رہا ہے "یہ خلیفہ کا ہاتھ ہے اس کو چومو"، میں نے بوسہ دیا- صبح یوم عیدالاضحیہ تھا- میں نے مسجد مبارک میں صاحبزادہ صاحب کو کھڑکی کے پاس کھڑا دیکھا اور سلام کہہ کر مصافحہ کیا پھر ہاتھ بھی چوم لیا- فرمایا یہ کیا کرتے ہو؟ عرض کی وقت آنے پر معلوم ہو جائے گا- پھر میں نے رؤیاء کی اطلاع حضرت مصلح موعود کو کردی اور اپنی اولاد کو وصیت کردی کہ میں اس وقت باہر ہوں گا مگر تم سب مرزا ناصر احمد کی بیعت کرلینا...... حضرت خلیفہ ثانیؓ کی وفات کے وقت عاجز انگلستان میں تھا-

۱۹؍ مارچ ۶۹ء کی صبح محترم ڈاکٹر صاحب نے بحالت کشف یہ تحریر دیکھی کہ ۱۹۹۹ء تک تمام دنیا میں تبلیغ ہو جائے گی-

محترم ڈاکٹر شاہنواز خانصاحب جب ۲۴ء میں ڈاکٹر بن جانے کے بعد حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؓ نے نصیحت فرمائی کہ ہمیشہ سستا علاج کرو- غرباء سے فیس نہ لو، کسی ایک طریق علاج پر بھروسہ نہ کرو، ہر طرح کے علاج کرو- ایلوپیتھک تو تم ہو ہی، ساتھ ہومیوپیتھک اور یونانی علاج بھی مشورۃً کرلیا- شفا تو خدا کے ہاتھ میں ہے، علاج محض حیلہ ہے- ریسرچ کرنے کی عادت ڈالو-

-......☆......☆......☆......-

خلفاءِ احمدیت کے بارہ میں تاثرات

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے خلافت نمبر (۲۳؍ مئی ۹۸ء) میں ایک مضمون مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے جس میں خلفاءِ احمدیت کے بارے میں نامور غیراز جماعت افراد اور اخبارات کے تاثرات پیش کئے گئے ہیں-

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے بارے میں سرسید احمد خان اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں "...... جاہل پڑھ کر جب ترقی کرتا ہے تو پڑھا لکھا کہلاتا ہے مگر جب اور ترقی کرتا ہے تو فلسفی بننے لگتا ہے پھر ترقی کرے تو اسے صوفی بننا پڑتا ہے- جب یہ ترقی کرے تو...... مولانا نورالدین ہو جاتا ہے"-

کرنل ڈگلس کی عدالت میں جب حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب بطور گواہ صفائی پیش ہوئے تو کرنل صاحب نے کہا "خدا کی قسم اگر یہ شخص کہے کہ میں مسیح موعود ہوں تو میں پہلا شخص ہوں جو اس پر پورا پورا غور کرنے کے لئے تیار ہوں گا"-

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی وفات پر کشمیری میگزین نے لکھا کہ مولوی نورالدین جیسا قابل فرزند ہندوستان میں ایک عرصہ کے بعد پیدا ہو سکے گا-

مولانا ظفر علی خان نے لکھا "مذہبی عقائد سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو بھی مولانا حکیم نورالدین صاحب کی شخصیت اور قابلیت ضرور اس قابل تھی کہ تمام مسلمانوں کو رنج و افسوس کرنا چاہئے- کہا جاتا ہے کہ زمانہ سو برس تک گردش کرنے کے بعد ایک باکمال پیدا کیا کرتا ہے- الحق اپنے تبحر علم و فضل کے لحاظ سے مولانا حکیم نورالدین بھی ایسے ہی باکمال تھے- افسوس ہے آج ایک زبردست عالم ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا ہے......"-

حضرت مصلح موعودؓ غیراز جماعت احباب میں ایک مؤرخ، سیاستدان، مفسر قرآن کی حیثیت سے خراج تحسین وصول کرتے رہے- ایک اجلاس میں جس کی صدارت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کر رہے تھے، جب حضورؓ نے مذہب اور سائنس کے موضوع پر لیکچر دیا تو آخر میں علامہ نے کہا "ایسی پر از معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے اور خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت عمدہ ہے...... میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے"-

حضرت مصلح موعودؓ نے مسٹر رام چند مچندہ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور کی زیر صدارت ہونے والے ایک اجلاس میں اپنا لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" دیا تھا- جناب صدر نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا...... یہ میری غلطی تھی کہ اسلام اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا......"-

ایک موقعہ پر حضورؓ کی اسلامی تاریخ کے موضوع پر تقریر کے بعد نامور مؤرخ پروفیسر سید عبدالقادر صاحب نے اپنے صدارتی ریمارکس میں کہا "آج شام کو جب میں ہال میں آیا تو مجھے خیال تھا کہ اسلامی تاریخ کا بہت سا حصہ مجھے بھی معلوم ہے اور اس پر میں اچھی طرح رائے زنی کر سکتا ہوں لیکن اب جناب مرزا صاحب کی تقریر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہوں اور میری علمیت کی روشنی اور جناب مرزا صاحب کی علمیت کی روشنی میں وہی نسبت ہے جو اس لیمپ (جو میز پر تھا) کی روشنی اور بجلی کے لیمپ کی روشنی (جو اوپر آویزاں تھا) میں ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بارے میں نمونۃً ایک واقعہ پیش ہے- اگست ۱۹۷۴ء میں آپؒ ۱۱ دن پاکستان قومی اسمبلی میں پیش ہوئے اور اس وقت کے اٹارنی جنرل نے ممبران کی طرف سے پیش کردہ سوالات کی وضاحت حضور سے حاصل کی- حضور انور نے ان سوالات کے کافی و شافی جوابات دئے جن سے ممبران اسمبلی بے حد متاثر ہوئے، جس کا اعتراف جمعیت علماء اسلام کے صدر اور ممبر قومی اسمبلی مولانا مفتی محمود صاحب نے ان الفاظ میں کیا :

"اس میں شک نہیں کہ ممبران قومی اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا بلکہ اُن سے متاثر ہو چکا تھا تو ہم بڑے پریشان تھے...... خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر احمد آیا تو قمیص پہنے ہوئے اور شلوار شیروانی میں ملبوس بڑی پگڑی طرّہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبران نے دیکھ کر کہا کہ کیا یہ شکل کافر کی ہے- اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم ﷺ کا نام لیتا تھا تو ہمارے ممبران ہمیں گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ قرآن اور رسول کے نام کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو اور دشمن رسول کہتے ہو- یہ بات مشہور ہے کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے تو تمہیں کیا بنی ہے کہ آپ انکو کافر کہیں-...... میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کو تین چار بجے تک نیند نہیں آتی تھی"-

ہفت روزہ NU (ھیگ) حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بارے میں لکھتا ہے "ہم نے ایک مقدس وجود سے ہاتھ ملائے- یہ ہے وہ تاثر جو حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ سے مل کر ابھرتا ہے- آپ یورپی خدوخال رکھتے ہیں اور چہرے سے آپ کے نور جھلکتا ہے جو اہل مغرب کو اپنی طرف کھینچتا ہے"-

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں 'فجی ٹائمز' لکھتا ہے کہ وہ مختلف نوع صلاحیتوں کا مجموعہ ہیں- عالم دین ہیں اور سائنسی باریکیوں اور عالمی حالات پر بھی گہری نظر رکھتے ہیں- وہ شکاری، کھلاڑی، منتظم، شاعر اور مقرر ہیں، انگریزی اور عربی میں بھی روانی سے گفتگو کر سکتے ہیں...... اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو انتہائی صلاحیتوں کا حامل ایک رہنما عطا کیا ہے جو روحانی اور دنیاوی علوم کے خزانوں سے مالامال ہے- اس کے ساتھ ساتھ ایک محرک ذہین دماغ اور زبردست قوت تقریر کا مالک ہے-

-......☆......☆......☆......-

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

13/11/98 - 19/11/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time.
For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Friday 13th November 1998
22 Rajab

00.05	Tilawat, Seerat un Nabi, News
00.40	Children's Corner: Yassarnal Quran No 35 (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 372 (R)
02.10	Quiz: History of Ahmadiyyat, Pt66 (R)
02.50	Urdu Class (R)
03.55	Learning Arabic: Lesson No. 18 (R)
04.10	MTA Variety: Shajray Phul (R)
04.50	Homoeopathy Class: Lesson No. 178 (R)
06.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
06.40	Children's Corner: Yassarnal Quran Pt 35(R)
07.00	Pushto Item: 'Roshni Da Safar'
07.40	Tabarrukat: Speech J/S Rabwah 1965 (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No. 372 (R)
09.50	Urdu Class: (R)
10.55	Computers for Everyone: Part 84
11.25	Bengali Service: Islamic Teaching Regarding Tabligh
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
13.00	Friday Sermon- LIVE
14.05	Documentary: 'Industrial Exhibition' 2nd Part ,From Pakistan, held on 14 -16 August 1996.
14.30	Rencontre Avec Les Francophones:(New)
15.40	Friday Sermon (R)
16.55	Liqa Ma'al Arab: Session No.373 Rec: 26/02/98
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi.
18.20	Urdu Class(New): with Huzoor
19.30	German Service
20.30	Children's Class: Lesson 120, Pt 1
21.00	Medical Matters: Heart Problems, Pt 2
21.40	Friday Sermon (R)
22.55	Rencontre Avec Les Francophones(New)(R)

Saturday 14th November
23 Rajab

00.05	Tilawat, Hadith, News
00.35	Children's Class: Lesson 120, Pt 1 (R)
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 373 (R)
02.10	Friday Sermon (R)
03.15	Urdu Class (New): 11/11/98 (R)
04.25	Computers For Everyone: Part 84 (R)
05.00	Rencontre Avec Les Francophones Rec 9.11.98(N): (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55	Children's Class: Lesson No. 120, Pt 1 (R)
07.20	Saraiky Item: Mulaqat with Huzoor Rec: 20/10/95
08.25	DARS Malfoozat - Read by Jamal-ud-Din Sahib
08.35	Medical Matters: Heart Problems, Pt 2 (R)
09.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.373 (R)
10.10	Urdu Class(New): (R)
11.15	MTA Variety: Speech
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No. 1
13.00	Indonesian Hour
14.00	Bengali Service
15.00	Children's Mulaqat (New): Rec: 14/11/98
16.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 374 Rec: 3/03/98
17.20	Al Tafseer-ul-Kabeer: Programme No. 18
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith.
18.10	Urdu Class (New): with Huzoor Rec: 13/11/98
19.10	German Service
20.18	Children's Corner: Quran Quiz, Part 30
21.35	Q/A with Huzoor: Rec. 31/05/98
22.20	Children's Mulaqat: 14/11/98 (R)
23.25	Learning Danish: Lesson No.1 (R)

Sunday 15th November 1998
24 Rajab

00.05	Tilawat, Seerat-un-Nabi, News
00.50	Children's Corner: Quran Quiz, Pt 30 (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 374 (R)
02.10	MTA Variety
03.08	Urdu Class(New): 13/11/98 (R)
04.10	Learning Danish (R)
04.50	Children's Mulaqat (R)
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Quran Quiz, Pt 30 (R)
06.55	Friday Sermon: (R)
08.00	Q/A with Huzoor: Rec.31/05/98 (R)
09.45	Liqa Ma'al Arab: Session No. 374 (R)
10.45	Urdu Class(New): (R)
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Chinese: Lesson No.104
13.05	Indonesian Hour
14.10	Bengali Service: 1)Floods 98 Asllent, catistrophe 2) Discussion on hinduism Eps 1
15.10	Mulaqat No 375
16.10	Liqa Ma'al Arab
17.10	Albanian Item: Meeting Albanian Friends Part 2
18.05	Tilawat, Seerat un Nabi
18.35	Urdu Class(New): with Huzoor Rec: 14/11/98
19.40	German Service: Buch Gottes, Ihre Fraggen, More..
20.45	Children's Corner: Workshop No.11
21.20	Dars ul Quran(No.14): with Huzoor
22.45	MTA Variety: Speech
23.25	Learning Chinese: Lesson No. 104 (R)

Monday 16th November 1998
25 Rajab

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.50	Children's Corner: Workshop No.11 (R)
01.25	Liqa Ma'al Arab: Session No.375 (R)
02.30	MTA USA: Q/A with Huzoor, Part 3 Rec: 23/09/94
03.10	Urdu Class (New): (R)
04.15	Learning Chinese: Lesson No.103 (R)
04.45	Mulaqat: with African Friends (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.50	Children's Corner (R)
07.20	Dars ul Quran: No. 14 (R)
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No. 375 (R)
09.40	Urdu Class(New): (R)
10.45	MTA Sports: 'Bari' Final
11.20	MTA Variety
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian
13.05	Indonesian Hour: Tilawat, More...
14.05	Bengali Service: Truth of Hadhrat Imam Mahdi (AS), Floods 98 & More..
15.05	Homeopathy Class: Lesson No. 179
16.15	Liqa Ma'al Arab: Session No. 376 Rec: 5/03/98
17.15	Turkish Item:
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat
18.30	Urdu Class
19.30	German Service: Begegnung mit Huzoor, Mach Mit, More...
20.35	Children's Class: Lesson No. 120
21.05	Quiz: Rohani Khazaine, Part 4
21.30	Homeopathy Class: Lesson No.179 (R)
22.40	Learning Norwegian: Lesson No.82 (R)
23.05	MTA Variety: Speech

Tuesday 17th November 1998
26 Rajab

00.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40	Children's Class: No. 120 (R)
02.00	Liqa Ma'al Arab: Session No.376 (R)
02.05	MTA Sports: 'Bari' Final(R)
02.35	MTA Variety: Speech (R)
03.15	Urdu Class: (R)
04.20	Learning Norwegian: Lesson No. 82 (R)
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.179 (R)
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45	Children's Class: No. 120 (R)
07.20	Pushto Item: Friday Sermon by Huzoor Rec: 16/05/97
08.25	Quiz: Rohani Khazaine, Part 4 (R)
08.55	Liqa Ma'al Arab: Session No. 376 (R)
09.55	Urdu Class: (R)
11.00	Medical Programme: 'Our Diet'.
11.30	MTA Variety
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	Indonesian Hour: Friday Sermon Rec: 15/03/96
14.10	Bengali Service: Discussion on true Islamic Jehad, Floods 98.....
15.10	Tarjumatul Quran Class (New): Rec: 10/11/98
16.15	Liqa Ma'al Arab: Session No. 377 Rec: 10/03/98
17.20	Norwegian Item: Islami Usul Ki Phil, Part 10
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.30	Urdu Class
19.35	German Service: Lies Mal!, Das Leiben Heligen Propheten, More....
20.40	Children's Corner: Quran Class, Pt 36
21.05	Children's Corner: Waqfeen e Nau, Part 5
21.30	Hamari Kaenat
22.00	Tarjumatul Quran Class(New): (R)
23.10	Learning French: Lesson No. 14 (R)

Wednesday 18th November
27 Rajab

00.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45	Children's Corner: Quran Class, Pt 34 (R)
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No. 377 (R)
02.10	Medical Programme: 'Our Diet'. (R)
02.40	Children's Corner: Waqfeen e Nau, Pt5 (R)
03.05	Urdu Class (R)
04.10	Learning French: Lesson No. 14 (R)
04.40	Tarjumatul Quran Class(New): (R)
06.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.40	Children's Corner: Quran Class, Pt36 (R)
07.00	Swahili Programme: Discussion, Part 3
08.00	Hamari Kaenat (R)
08.30	MTA Variety: Interview
09.20	Liqa Ma'al Arab: Session No. 377 (R)
10.25	Urdu Class: (R)
11.30	MTA Variety: Durr e Sameen
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning German: Lesson No.5
13.00	Indonesian Hour: Tilawat, Sinar Islam , Dars Malfoozat, More....
14.00	Bengali Service: Friday Sermon by Huzoor Rec:22/05/98
15.05	Tarjumatul Quran Class(New): Rec: 18/11/98
16.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 378 Rec: 11/03/98
17.15	French Programme: Children's Class, Pt 20
18.05	Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30	Urdu Class
19.20	German Service
20.25	Children's Class: No. 121, Part 1
21.00	MTA Lifestyle: 'Daal Chaney ki Khichery'.
21.30	Documentary: 'Eik Textile Mill ki Sair'
22.20	Tarjumatul Quran Class(New): (R)
23.25	Learning German: Lesson No. 15 (R)

Thursday 19th November
28 Rajab

00.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News.
00.45	Children's Class: No.121, Part 1 (R)
01.12	Liqa Ma'al Arab: Session No.378 (R)
02.25	MTA Variety: Durr e Sameen (R)
02.55	Urdu Class: (R)
04.00	Learning German: Lesson No. 15 (R)
04.45	Tarjumatul Quran Class(New): (R)
06.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45	Children's Class(R)
07.15	Sindhi Programme: Friday Sermon Rec: 18/10/96
08.15	Documentary: 'Eik Textile Mill ki Sair'
09.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 378(R)
10.10	Urdu Class: (R)
11.15	Quiz: History of Ahmadiyyat, Pt 67
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Arabic: Lesson No.19
13.05	Indonesian Hour: Dars ul Quran
14.10	Bengali Service: Q/A with Huzoor, Pt 2 Rec: 09/07/95
15.00	Homeopathy Class: Lesson No.180
16.10	Liqa Ma'al Arab: Session No. 379 Rec: 12/03/98
17.10	Spanish Service: Waqfeen e Nau 'Seerat Hadhrat Mohammed SAW' - Part 3
18.05	Tilawat, Dars Malfoozat.
18.20	Urdu Class
19.30	German Service: Mehr Uber Jalsa Salana 98, Tabligh Meetings, Nazm
20.30	Children's Corner: Yassarnal Quran Lesson No 37
20.55	Tabarrukat
21.45	Homeopathy Class: No. 178
22.50	Learning Arabic: Lesson No. 18 (R)
23.10	MTA Variety: Sajray Phul

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (0181) 870 8517
Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, November 13, 1998 No. 46

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا

پندرھواں سالانہ اجتماع

آسٹریلیا بھر سے ۲۰۰ سے زائد خدام واطفال اور زائرین کی شرکت

(سڈنی)۔ مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیااور مجلس اطفال الاحمدیہ آسٹریلیاکا پندرھواں سالانہ اجتماع اللہ کے فضل وکرم سے مورخہ ۳ اور ۴ اکتوبر ۱۹۹۸ بروز ہفتہ واتوار کو المسجد بیت الہدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں سڈنی کی مجالس کے علاوہ Melbourn' Canberra' Adelaide' کی مجالس نے بھی شرکت کی۔

اجتماع کی تیاریاں تقریباایک ماہ پہلے شروع ہوگئی تھیں جس میں مسجد کی صفائی نیا پینٹ 'کھیلوں کے لیئے گراؤنڈ کی تیاری اور دوسرے کام شامل تھے۔اس کام کیلئے خدام اور اطفال مسجد میں وقار عمل کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ اجتماع میں شرکت کیلئے مہمانوں کی آمد یکم اکتوبر بروز جمعرات کی شب سے ہوئی ۲اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بعداز نماز مغرب وعشاء محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیاکی زیر صدارت صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیاکا انتخاب عمل میں آیا۔اجتماع کے دنوں میں درس قرآن وحدیث کے علاوہ ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ کادرس بھی ہوتارہا۔

۳ اکتوبر بروز ہفتہ صبح ۹ بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ صدر محترم نے خدام الاحمدیہ کا پرچم لہرایا۔اور اس موقعہ پر عزیزم وجیہہ احمد اور انکے ساتھیوں نے نظم خدام احمدیت پیش کی اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی۔ آسٹریلیاکا قومی پرچم محترم رفیق احمد ثاقب صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملبورن نے لہرایا۔ اطفال نے آسٹریلیاکا قومی ترانہ پیش کیا۔

صبح ۹۔۱۵ بجے محترم صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیاکی زیر صدارت اجتماع کاباقاعدہ آغاز ہوا۔مکرم مرزا مظفر احمد صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیانے خدام کاعہد دہرایا۔ نظم کیلئے ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب تشریف لائے اور انہوں نے کلام محمودؓ سے نظم 'ہے دست قبلہ نما لااله الا الله' پیش کی۔ نظم کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اپنے خطاب میں اجتماع کی غرض وغایت بیان کی۔ صدر صاحب کی تقریر کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جن میں تلاوت قرآن کریم نظم اور تقریر کے مقابلہ جات شامل تھے۔اس تقریب کے بعد اطفال اپنے اجتماع گاہ میں تشریف لے گئے جہاں انکے اپنے مقابلہ جات منعقد ہوئے۔اس دفعہ کچھ علمی مقابلہ جات رات کو بھی رکھے گئے تھے جن میں دینی معلومات اور بیت بازی شامل تھے۔ فٹ بال کے میچز اسی دن سہ پہر کو ہوئے۔

دوسرے دن ۴اکتوبر ۹۸ بروز اتوار صبح نماز تہجد۔ فجر اور درس قرآن وحدیث کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ جن میں والی بال اور ۱۰۰ میٹر ریس شامل تھے۔ کرکٹ اور لانگ جمپ کے مقابلہ جات بھی اسی دن منعقد ہوئے۔

دوسرے دن کی کارروائی کا باقاعدہ تلاوت قرآن کریم سے ہوا نظم کے بعد مولانا مسعود احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ برزبین نے تربیت کے موضوع پر تقریر فرمائی۔اس کے بعد نماز کا امتحان اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات شروع ہوئے۔مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ میلبورون نے 'خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں' کے موضوع پر تقریر فرمائی۔مکرم خالد سیف اللہ خان صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی کتاب 'Revelation Rationality Knowlege And Truth' کا تعارف پیش کیا۔

مورخہ ۴اکتوبر ۹۸ کو پانچ بجے شام محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ نظم کے بعد صدر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا مکرم فیروز علی شاہ صاحب نے مجلس کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب شروع ہوئی۔ جس میں اول۔ دوم اور سوئم آنے والوں (علمی اور جسمانی مقابلہ جات میں) کوانعامات تقسیم کئے گئے۔اس دفعہ مجالس اور حلقہ جات کے لیول پر پہلے ہی سے مقابلہ جات کروائے گئے تھے۔اور ان مقابلہ جات میں جو خدام کوالیفائی کر کے اوپر آئے انہوں نے ان مقابلہ جات میں حصہ لیاجو کہ اجتماع کے موقعہ پر منعقد ہوئے۔اس کے علاوہ محترم امیر صاحب نے دعوت الی اللہ کے میدان میں شاندار کارکردگی پر مکرم موسیٰ بن مصران صدر جماعت احمدیہ کینبرا کو ایک خصوصی انعام سے نوازا۔ کچھ انعامات مجالس اور حلقہ جات میں انکی اعلیٰ کارکردگی پر دئے گئے۔ مجموعی طور پر حسن کارکردگی کیلئے 'علم انعامی' حلقۃ النور' سڈنی کو دیا گیا۔

مکرم و محترم مولانا محمود احمد شاہد امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا نے اپنے اختتامی خطاب میں اجتماع کے انتظامات کی تعریف فرمائی۔اس موقعہ پر محترم امیر صاحب نے خدام کو انکی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے دعوت الی اللہ میں پورے جوش اور جذبہ سے سرگرم ہونے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ خدام کے اوپر بحیثیت احمدی جو دعوت الی اللہ کا فرض ہے وہ کبھی فراموش نہ کریں۔ آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہاں کی سوسائٹی کی ظاہری چکا چوند سے متاثر نہ ہوں۔ یہ باہر سے رنگین اور پرکشش نظر آنے والی سوسائٹی اندر سے نہایت ہی مکروہ اور گندی ہے۔ للہٰذا خدام اپنے آپ کو اس سوسائٹی کے بد اثرات سے بچائیں۔ آپ نے فرمایا کہ یادرکھیں کہ امیر یا صدر آپکو ہر وقت نہیں دیکھ رہے ہوتے کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ لیکن ایک اور ذات ہے جو آپکو ہر وقت دیکھ رہی ہے۔ اور وہ خداتعالیٰ کی ذات ہے۔ امیر صاحب نے فرمایا کہ اللہ کرے کہ آپ سب خیریت سے اپنے گھروں کو جائیں اور اگلے سال اور زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔امیر صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگوں کی ترقی دیکھ کر ہمارے دل اور جگر بڑھتے ہیں۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اور اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(رپورٹ:۔ ثاقب محمود عاطف
ناظم اعلیٰ اجتماع ۔ آسٹریلیا)

جماعت احمدیہ وکٹوریہ کے پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(آسٹریلیا): خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ وکٹوریہ کا پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ مورخہ ۲۷ ستمبر بروز اتوار منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کا افتتاح مکرم محمود احمد صاحب، امیر ومشنری انچارج آسٹریلیا نے کیا۔ اس پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد مہمانوں سمیت ۱۰۸ رہی۔

اس جلسہ کے انعقاد کے لئے Doveton Public Hall کرایہ پر حاصل کیا گیا تھا۔ مقامی خدام نے ایک روز قبل ہی اس ہال کو جلسہ کے لئے تیار کیا۔ ہال کو مختلف بینرز اور چارٹس کی مدد سے مزین کیا گیا۔ خواتین کے لئے پردہ کی رعایت کے ساتھ ہال کی پارٹیشن کی گئی تھی۔

جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس صبح ۱۰ بجے مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی افتتاحی تقریر میں خداتعالیٰ کے فضلوں اور احسانات پر شکریہ ادا کرتے ہوئے بتلایا کہ جلسہ سالانہ کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا اور پہلے جلسہ سالانہ میں حاضرین کی کل تعداد ۷۵ تھی اور آج اللہ کے فضل سے صرف میلبورن وکٹوریہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں حاضرین کی تعداد افتتاحی اجلاس میں ایک سو ہو چکی ہے۔ تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی دعا کروائی۔ جس میں تمام حاضرین شامل ہوئے۔

افتتاحی اجلاس ودعا کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ مکرم ملک محمد اختر صاحب گجوکہ نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے جلسے کے اغراض ومقاصد اور اس کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ جب کہ مکرم ضیاء الرحمٰن خان صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

ان دونوں تقاریر کے بعد پندرہ منٹ کے لئے چائے کا وقفہ ہوا جس کے بعد مزید تین تقاریر اردو میں ہوئیں۔ سیرت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر مکرم ارشد سعید صاحب نے تقریر کی۔ میرا قبول احمدیت کے عنوان پر مکرم محمد اشرف جنجوعہ صاحب نے اظہار خیال کیا۔ جبکہ تیسری تقریر مکرم قمر داؤد کھوکھر صاحب مبلغ سلسلہ ملبورن کی تھی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کا مستقبل اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر پرمغز تقریر کی۔ کھانے کے وقفہ اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم اسامہ احمد چوہدری صاحب نے Exalted Status of The Promised Messiah کے عنوان پر تقریر کی جبکہ دوسری تقریر مکرم نیک محمد صاحب کی تھی جن کا عنوان تھا نظام خلافت اور اس کی برکات۔ ان تقاریر کے بعد فیجی سے تشریف لائے ہوئے مہمان ڈاکٹر شوکت علی صاحب نے حاضرین سے خطاب کیا۔

تیسرے اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم کریم احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ملبورن نے Ahmadiyyat an Introduction کے عنوان پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم اسامہ الیاس خان صاحب نے Islam & Human rights کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم امیر صاحب کے اختتامی خطاب اور دعا سے یہ جلسہ بخیر وخوبی اختتام کو پہنچا۔ آخری اجلاس میں علاقہ کے ایک کونسلر بھی شامل ہوئے اور حاضرین سے خطاب کیا۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس پہلے جلسہ سالانہ کی تمام کارروائی میں خواتین نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ اور تقریباً سوا گھنٹے پر مشتمل پروگرام صرف خواتین کے لئے مختص تھا۔ اس میں خواتین نے مختلف تربیتی امور پر تقاریر کیں۔ اس تمام پروگرام کے لئے خواتین کو پردہ کی سہولت کے ساتھ علیحدہ جگہ مہیا کی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے مفید نتائج سے بہرہ مند فرمائے۔ آمین

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔